جہنم سے بچاؤ کے اسباب

توحید • نماز • روزہ • صدقہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ عبدالرزاق اظہر

دارالخلود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

جہنم سے بچاؤ کے اسباب

ابو العباد حافظ عبد الرزاق اظہر حفظہ اللہ
استاذ امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، سیالکوٹ

www.kitabosunnat.com

ناشر
دار الخلود

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــــــ جہنم سے بچاؤ کے اسباب

مؤلف ـــــــــــ ابوالعباد حافظ عبدالرزاق اظہر حفظہ اللہ

طبع اول ـــــــــــ جون 2016ء

کمپوزنگ ـــــــــــ سعد گرافکس

پرنٹنگ ـــــــــــ ثوبان نعمان پرنٹنگ پریس لاہور
0300-8661763

المکتبۃ الرحمانیۃ
99-جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
لاہور..................

ناشر
دارالخلود

لائن پار محلہ سلامت پورہ، کامونکی ضلع گوجرانوالہ
0345-7333521
0333-8257302

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

اس کتاب کا انتساب میں اپنے سسر محترم کے نام کرتا ہوں، جو انتہائی نیک سیرت اور خوش اخلاق انسان ہونے کے ساتھ ساتھ دین قیم سے بے حد محبت کرنے والے تھے۔

قارئین سے التماس ہے کہ ان کے لیے دعا فرمائیں اللہ ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے، آمین۔

......حافظ عبدالرزاق اظہر......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

4

جہنم سے بچاؤ کے اسباب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

* عرض مؤلف 9
* جہنم کے متعلق چند قرآنی دروس 13

جہنمیوں کا حال: 13

جہنمیوں کا کھانا: 14

جہنمیوں کا لباس: 15

قید و بند کی صعوبتیں: 16

جہنمیوں کو لوہے کے گرزوں سے مارا جائے گا: 17

جہنم کی آگ: 17

جہنمیوں کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا: 18

جہنمیوں کے چہروں پر آگ کے شعلے برس رہے ہوں گے: 19

جہنمیوں کو عذاب دینے والے فرشتوں کا حال: 19

جہنم کی وادی ویل اور اس کی کیفیت: 20

جہنم غیظ و غضب سے آوازیں نکالے گی: 20

نئی چمڑی چڑھا دی جائے گی: 21

جہنم کا عذاب چمٹ جانے والا ہوگا: 22

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جہنمیوں کے چہرے کالے سیاہ ہوں گے: 22
جہنم میں اندھے، گونگے اور بہرے ہوں گے: 23
* جہنم کے متعلق چند احادیث نبویہ ﷺ 24
جہنم کی وسعت اور گہرائی: 24
جہنم کی ایک جھلک دنیا کی ہر نعمت بھلا دے گی: 25
جہنم کا ہلکا ترین عذاب: 26
جہنم میں متکبروں کا حال: 27
جہنمیوں کے آنسو: 27
جہنمیوں کو مارنے کے لیے لوہے کے ہتھوڑے: 28
جہنمیوں کو ڈسنے والے سانپ: 28
جہنم میں کافر کی کھال: 29
جہنمیوں کے اوپر پانی بہانے کا عذاب: 29
* اللہ کی توحید 31
* اخلاص 35
* چالیس دن تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنا 43
* فجر اور عصر کی نماز کی بالخصوص حفاظت کرنا 46
* ظہر سے پہلے اور بعد چار رکعات ہمیشگی سے ادا کرنا 51
* ربّ کائنات کے ڈر سے رو پڑنا 54
* اللہ کے رستے میں چل کر پاؤں کو گرد آلود کرنا 59
* نرم خوئی اور حسن اخلاق کو اپنانا 62

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کرنا 67
* صدقہ کرنا 72
* جہنم سے اللہ کی پناہ میں آنے کی دعا کرنا 76
* روزہ رکھنا 81
* صغر سنی میں فوت ہونے والے بچے 84
* تقویٰ اور پرہیز گاری 89
* ایک مسلمان کو آزاد کرانا 93
* صبح وشام کے اذکار میں یہ دعا پڑھنا 97
* سبحان اللہ، الحمد اللہ کہنا 99
* کسی محتاج کو ذریعہ معاش کے لیے قرضِ حسنہ دینا 101
* رب کے راستے میں دشمن اسلام کے خلاف تیر پھینکنا 103
* بیٹیوں کی پرورش اور اچھی تربیت کرنا 106
* آدمی کی سواری 111
* ارکانِ حج میں میدانِ عرفات کی حاضری 114
* چاشت یا اشراق کے نوافل ادا کرنا 117
* ایک ضروری وضاحت 119
* فجر کے بعد سے لے کر سورج طلوع ہونے تک اور عصر سے مغرب تک
سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ پڑھنا 122
* فجر کے بعد باقاعدگی سے یہ ذکر کرنا 124
* سورج طلوع ہونے سے پہلے سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا 127

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

* سبحان اللہ، الحمد للہ سو سو مرتبہ پڑھنا 129
* دن رات کثرت کے ساتھ یہ ذکر کرنا 131
* بیت اللہ کا طواف کر کے دو رکعتیں ادا کرنا 133
* مسکینوں کو کھانا کھلانا 136
* جہنم سے بچاؤ کے متعلق ضعیف احادیث 140

......*......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف

ان الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ ﷺ وعلی الہ وأصحابہ أجمعین وبعد!

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾﴾۔[1]

''اور تم میں کوئی (شخص) نہیں مگر اسے اس پر گزرنا ہوگا۔ یہ تمہارے پروردگار پر لازم اور مقرر ہے۔ پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے''۔

رب ذوالجلال والاکرام نے انسان کو زندگی عطا فرمائی ہے، تاکہ وہ آزمائے کہ اس زندگی کا صحیح استعمال کون کرتا ہے، جو اسے ایمان ایقان، اطاعت وفرماں برداری میں صرف کرے گا اس کے لیے بہترین سے بہترین جزاؤں کے وعدے کیے ہوئے ہیں اور جو نافرمانی، سرکشی اور بغاوت میں زندگی کو استعمال کرے گا اسے طرح طرح کی سزاؤں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا اور پھر جزا جنت کی شکل میں ہے جس کے متعلق نبی رحمت جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

«أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ

[1] سورۃ مریم:72،71

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ۔[1]

''میں نے اپنے نیک برگزیدہ اور صالحین بندوں کے لیے جو رہائش، مسکن اور زندگی گزارنے کی جگہ تیار فرمائی ہے جس کا نام جنت ہے اور وہ ایسی عظیم رب کائنات کی نعمت ہے جو کسی آنکھ نے آج تک دیکھی نہیں، کسی کان نے آج تک سنی بھی نہیں، دیکھنا سننا تو بہت بڑی بات ہے آج تک کسی انسان اور بشر کے دل میں کبھی اس کا کھٹکا بھی پیدا نہیں ہوا''۔

اور اس کے برعکس کافروں، ظالموں، باغیوں، سرکشوں، نافرمانوں، گناہوں کا ارتکاب کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے سزا کے طور پر جو جہنم تیار کی ہوئی ہے وہ ایسی آگ ہے جو دہکتی ہوئی، بھڑکتی ہوئی، شعلے مارتی ہوئی اور جسم وجان سے چمٹ جانے والی ہے اور اس میں داخل ہونے والوں کے لیے رب کائنات کا غضب اور غصہ، اس مالک کائنات کا قہر اور جبر ہوگا، آگ کے لباس اور آگ کے ہی بستر ہوں گے، آگ کے سائبان اور چھتریاں ہوں گی، آگ سے بنی ہوئی وزنی زنجیریں ہوں گی، آگ میں تپائے ہوئے لوہے کے کروڑوں ٹن وزنی ہتھوڑے اور گرز ہوں گے، آگ میں پیدا ہونے والے زہریلے سانپ ہوں گے، خچروں کے برابر آگ کی ساخت کے زہریلے بچھو ہوں گے، کھانے کے لیے زہریلا کانٹے دار تھوہر کا درخت، کھولتا ہوا پانی، بدبودار زہریلی پیپ خون اور جہنمیوں کا ریشہ ہوگا، اس ہلاکت خیز اور برباد کر دینے والی، جسموں کا ستیاناس کر دینے والی، غموں، دکھوں، مصائب وآلام، شدائد کا بحر بے کراں بن جانے والی اللہ کی اس جہنم سے بچانے کے لیے کائنات کے امام جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی پوری زندگی ہر ممکنہ کوشش کی ہے کہ یہ دنیا کے لوگ اس جہنم سے محفوظ ہو جائیں، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

---

[1] صحیح بخاری: 3244

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا، وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا، كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾[1]

''اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی رسی) کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا اس طرح اللہ تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ''۔

تو جہاں آپ ﷺ نے اس وقت جہنم سے بچاؤ کے لیے مختلف طریقے استعمال کیے وہاں قیامت تک آنے والی اپنی امت کی خیر خواہی اور جہنم سے بچانے کے لیے کچھ اعمال بیان فرمائے ہیں، جن پر اگر امت کے لوگ عمل کر لیں تو وہ اللہ کی اس خطرناک ترین جہنم سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب ''جہنم سے بچاؤ کے اسباب'' میں راقم الحروف نے ان اعمال کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے جن اعمال کے کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں۔

میں اپنے خالق و مالک رب ذوالجلال والاکرام کی ذاتِ گرامی سے پر امید ہوں کہ میرا خالق و مالک اس کتاب کو محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کے لیے خیر خواہی اور جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ اور سبب بنا دے گا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس ننھی سی کوشش و کاوش کو

---

[1] سورۃ آلِ عمران:103

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

متقبول نظر فرما کر میرے لیے، میرے والدین، اساتذہ کرام، محترم حافظ عبدالوھاب صاحب جنھوں نے اس کتاب کی کمپوزنگ کا کام بڑے احسن طریقے سے سرانجام دیا، حافظ محمد مزمل محمدی صاحب اور دیگر تمام احباب جنھوں نے کسی بھی طرح اس کتاب میں میری معاونت کی سب کے لیے جہنم سے بچاؤ کا بہترین ذریعہ اور سبب بنا دے، آمین ثم آمین۔

راقم الحروف:
حافظ عبدالرزاق اظہر
مدرس: امام بخاری یونیورسٹی موترہ، سیالکوٹ
خطیب: جامع مسجد مکی اہل حدیث کاموکی ضلع گوجرانوالہ
بتاریخ 30/05/2016
03338257302 03063381129

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جہنم کے متعلق چند قرآنی دروس

جہنم کافروں، نافرمانوں، باغیوں، سرکشوں، متمردوں اور رب سے بیگانہ ہو کر زندگی گزارنے والوں کا ٹھکانہ ہے جو کہ انتہائی برا مسکن، بہت بری اور ستا دینے والی قیام گاہ ہے، جس کے متعلق رب کریم نے بڑی ہی تفصیلات بیان فرمائی ہیں، لیکن بدقسمتی ابن آدم کی کہ یہ اس کی طرف کان ہی نہیں دھرتا اور اپنے اللہ کی نافرمانیوں پر تلا ہوا ہے، اور شتر بے مہار جیسی زندگی گزار رہا ہے، پھر جہنم میں ان کا حال کیا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا ﴿١٣﴾﴾۔[1]

”اور جب یہ دوزخ کی کسی تنگ جگہ میں (زنجیروں میں) جکڑ کر ڈالے جائیں گے تو وہاں موت کو پکاریں گے“۔

جہنمیوں کا حال:

جہنم میں گناہ گاروں کا حال اس قدر ناگفتہ بہ ہوگا کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، نہ ہی وہاں پر موت آئے گی اور نہ ہی زندگی ہوگی، دکھ ہی دکھ اور غم ہی غم ہوں گے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿١٣﴾﴾۔[2]

”پھر وہاں نہ مرے گا اور نہ جئے گا“۔

---

[1] سورۃ الفرقان:13

[2] سورۃ الاعلیٰ:13

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جہنمیوں کا کھانا:

آج تو کافر و نافرمان بڑے بڑے لذیذ اور عمدہ کھانے تناول کرتے ہیں اور دستر خوان پر ایک ایک وقت میں دس دس کھانے کی ڈشیں ہوتی ہیں اور بڑے ہی ناز و نخرے اور مزے کے ساتھ کھا کر اپنے رب کی بغاوتیں کرتے ہیں، اس کے عوض انہیں جہنم میں جو کھانا دیا جائے گا اعاذنا اللہ منہ، بندے کے جسم کو برباد کر دینے والا ہوگا، ایک مرتبہ کھائیں گے تو دنیا کی تمام لذتیں دماغ کی تختی سے مٹ چکی ہوں گی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ۝ طَعَامُ الْأَثِيمِ ۝ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ۝﴾.[1]

"بلاشبہ تھوہر کا درخت۔ گنہگار کا کھانا ہے۔ جیسے پگھلا ہوا تانبا۔ پیٹوں میں (اس طرح) کھولے گا۔ جس طرح گرم پانی کھولتا ہے"۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

﴿مِّن وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِن مَّاءٍ صَدِيدٍ ۝ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِن وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ ۝﴾.[2]

"اس کے پیچھے دوزخ ہے اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ وہ اس کو گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور گلے سے نہیں اتار سکے گا اور ہر طرف سے اسے موت آرہی ہوگی مگر وہ مرنے میں نہیں آئے گا۔ اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہوگا"۔

---

[1] سورۃ الدخان:43تا46

[2] سورۃ ابراهیم:17،16

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جہنمیوں کا لباس:

دنیا میں اللہ کے باغی اعلیٰ سے اعلیٰ ورائٹی کے لباس زیب تن کرتے ہیں، مہنگے سے مہنگے سوٹ پہن کر اپنے خالق حقیقی رب کائنات کی زمین پر بڑے ہی متکبرانہ انداز میں چلتے پھرتے ہیں اور نرم و نازک بیڈ آرام اور سکون کرنے کے لیے میسر ہیں، لیکن جہنم میں انہیں ان کپڑوں کے عوض آگ کے لباس پہنچائے جائیں گے، جیسا کہ رب تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ﴿٢٠﴾﴾ [1]

''تو جو کافر ہیں ان کے لئے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے (اور) ان کے سروں پر جلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ اس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائیں گی''۔

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٤٩﴾ سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿٥٠﴾﴾ [2]

''اور اس دن تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ان کے کرتے گندھک کے ہوں گے اور ان کے مونہوں کو آگ لپیٹ رہی ہوگی''۔

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي

---

[1] سورۃ الحج:20،19

[2] سورۃ ابراھیم:50،49

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ [1]

”ایسے لوگوں کے لیے (نیچے) بچھونا بھی (آتش) جہنم کا ہوگا اور اوپر سے اوڑھنا بھی (اسی کا) اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں“۔

قید و بند کی صعوبتیں:

کافر و نافرمان بندوں کو قیامت کے دن اللہ کی جہنم میں جس قید و بند سے دو چار ہونا پڑے گا، اس قید و بند اور پابند سلاسل کا دنیا میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور پھر ان کی گردنوں میں طوق بھی ڈالے جائیں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝﴾ [2]

”(حکم ہوگا کہ) اسے پکڑ لو اور طوق پہنا دو“۔

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝﴾ [3]

”کچھ شک نہیں کہ ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے“۔

مزید ایک اور جگہ فرمایا:

﴿وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۝ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۝﴾ [4]

”اور بائیں ہاتھ والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (ہی عذاب میں) ہیں۔ (یعنی دوزخ کی) لپیٹ اور کھولتے ہوئے پانی میں۔ اور سیاہ دھوئیں

[1] سورۃ الاعراف:41

[2] سورۃ الحاقۃ:30

[3] سورۃ المزمل:12

[4] سورۃ الواقعۃ:41-44

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کے سائے میں۔ (جو) نہ ٹھنڈا (ہے) نہ خوشنما"۔

جہنمیوں کو لوہے کے گرزوں سے مارا جائے گا:

نافرمانوں کو جہاں اور بڑی بڑی سزاؤں اور پریشانیوں، تکلیفوں اور ابدی مصائب وآلام سے دوچار ہونا پڑے گا وہاں انہیں لوہے کے گرزوں اور ہتھوڑوں سے مار مار کر بے حال بھی کیا جائے گا جو دنیا میں تھوڑی سی سختی اور خلاف طبع بات سننے کے لیے تیار نہیں ہوتے تھے، جہنم میں بڑی ہی بے دردی سے مارا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ ۖ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ﴿٢٠﴾﴾۔ [1]

"تو جو کافر ہیں ان کے لئے آگ کے کپڑے قطع کیے جائیں گے (اور) ان کے سروں پر جلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ اس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائیں گی"۔

جہنم کی آگ:

قیامت کے دن اللہ کے نافرمانوں اور باغیوں کو سب سے بڑا عذاب جہنم کی آگ کا ہی دیا جائے گا اور قرآن کریم نے اس آگ کے مختلف اوصاف بیان فرمائے ہیں، کہیں اس آگ کو بہت بڑی آگ قرار دیا ہے، جیسے:

﴿الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ﴿١٢﴾﴾۔ [2]

"جو (قیامت کو) بڑی (تیز) آگ میں داخل ہوگا"۔

اور اسی طرح سورۂ ھمزہ میں فرمایا:

---

[1] سورۃ الحج:20،19

[2] سورۃ الاعلیٰ:12

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ﴾۔[1]

''وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے''۔

اور کہیں قرآن نے اس آگ کو اس طرح بیان کیا ہے:

﴿فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى﴾۔[2]

''سو میں نے تم کو بھڑکتی آگ سے متنبہ کر دیا''۔

اور سورۃ غاشیہ میں فرمایا:

﴿تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً﴾۔[3]

''دہکتی آگ میں داخل ہوں گے''۔

جہنمیوں کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا:

جہنمیوں کو جہاں اور بڑی بڑی خطرناک اور ہلاکت خیز سزاؤں سے دوچار ہونا پڑے گا وہاں ان کے لیے ایک سزا یہ بھی ہوگی کہ ان کے سروں پر ابلتا اور کھولتا پانی انڈیلا جائے گا، جو ان کی چڑیاں جھلسا کر رکھ دے گا، ان کی کھال اتار کر پھینک دے گا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ﴾۔[4]

''پھر اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی انڈیل دو (کہ عذاب پر) عذاب (ہو)۔

(اب) مزہ چکھ۔ تو بڑی عزت والا (اور) سردار ہے''۔

---

[1] سورۃ الهمزة:6

[2] سورۃ الليل:14

[3] سورۃ الغاشية:4

[4] سورۃ الدخان:48-49

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جہنمیوں کے چہروں پر آگ کے شعلے برس رہے ہوں گے:

اللہ تعالیٰ کے احکامات کے ساتھ کفر و انکار کرنے والے، اس کی ذات گرامی کا انکار کر دینے والے، اس کے پیغمبروں کی تکذیب کرنے والے، اللہ کی نافرمانیوں میں سرگرداں رہنے والے، دنیا میں موج مستی کی زندگی گزار کر احکام الٰہی کا مذاق اور تمسخر اڑانے والے ظالم سر تا پاؤں تک جہنم کی آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، جس سے سارا جسم جل رہا ہوگا، اس کے باوجود قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان مجرموں کے چہروں کو آگ کے شعلوں سے جھلسایا جائے گا جیسے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝ سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ۝﴾ [1]

”اور اس دن تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ان کے کرتے گندھک کے ہوں گے اور ان کے مونہوں کو آگ لپیٹ رہی ہو گی“۔

جب انہیں ان مصائب و آلام کا سامنا ہوگا تو شدت تکلیف کا عالم کیا ہوگا اس کا اندازہ قرآنِ کریم کی اس آیت اور جہنمیوں کی اس خواہش سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے:

﴿وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا ۝﴾ [2]

”اور کافر کہے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا“۔

جہنمیوں کو عذاب دینے والے فرشتوں کا حال:

اللہ تعالیٰ کی بھڑکتی اور دہکتی جہنم کا عذاب قبر کے عذاب سے کہیں زیادہ سخت اور المناک ہوگا، وہاں ہتھوڑوں اور گرزوں سے مارنے والے فرشتے اندھے اور بہرے ہوں

---

[1] سورۃ ابراھیم:50،49

[2] سورۃ النبا:40

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

گے تو جہنم کے فرشتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے:

﴿عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴾ ۔[1]

''اور اس (جہنم) پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں جو ارشاد اللہ ان کو فرماتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں''۔

جہنم کی وادی ویل اور اس کی کیفیت:

جہنم کی ایک وادی ویل ہے جو ہلاکت و بربادی کا بہت بڑا گڑھا ہے اور جس سے جہنم بھی خود پناہ مانگتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِىْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِىْ مِنَ اللَّهَبِ ۝ اِنَّهَا تَرْمِىْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ﴾ ۔[2]

''(یعنی) اس سائے کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں۔ نہ ٹھنڈی چھاؤں اور نہ لپٹ سے بچاؤ۔ اس سے (آگ کی اتنی اتنی بڑی) چنگاریاں اڑتی ہیں جیسے محل۔ گویا زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے''۔

جہنم غیض وغضب سے آوازیں نکالے گی:

قرآن کریم نے جہنم کی صورت حال کو بڑے ہی واضح انداز میں اور بنو آدم کے لیے کھول کھول کر بیان فرمایا ہے کہ جہنم کافروں کو دور سے دیکھ کر میدانِ محشر میں غصے سے

[1] سورۃ التحریم:6

[2] سورۃ المرسلات:30-34

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کھول اٹھے گی اور ان کو اپنے دامن غضب میں لینے کے لیے چلائے گی اور جھنجلائے گی، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ۝١٢﴾۔[1]

''جس وقت وہ ان کو دور سے دیکھے گی (تو غضبناک ہو رہی ہوگی اور یہ) اس کے جوش (غضب) اور چیخنے چلانے کو سنیں گے''۔

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ۝٧ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۝٨﴾۔[2]

''جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کا چیخنا چلانا سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔ گویا مارے جوش کے پھٹ پڑے گی۔ جب اس میں ان کی کوئی جماعت ڈالی جائے گی تو دوزخ کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کہ تمہارے پاس کوئی ہدایت کرنے والا نہیں آیا تھا؟''۔

نئی چمڑی چڑھا دی جائے گی:

جہنمی جب اللہ کی جہنم میں لمبا عرصہ جل جل کر راکھ ہو جائیں گے، ان کی چمڑیاں ختم ہو جائیں گی تو رب کائنات ان کی چمڑیاں نئی چڑھا دیں گے، جیسا کہ قرآنِ حکیم نے واضح کیا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا ۖ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

[1] سورۃ الفرقان:12

[2] سورۃ الملک:8،7

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَزِيزًا حَكِيمًا ﴾ .①

”جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا ان کو ہم عنقریب آگ میں داخل کریں گے جب ان کی کھالیں گل (اور جل) جائیں گی تو ہم اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ (ہمیشہ) عذاب (کا مزہ چکھتے) رہیں بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے“

جہنم کا عذاب چمٹ جانے والا ہوگا:

رب ذوالجلال والاکرام نے قرآنِ کریم میں اپنے بندوں کے اوصاف اور ان کی خصائل حمیدہ، خوبیوں کا تذکرہ فرمایا جس میں ایک خوبی یہ ہے کہ رب والے رحمان کے بندے راتوں کی سیاہ چادر میں لپٹ کر پوری کائنات کے انسانوں سے بے نیاز ہوکر اور اپنے رب کے دروازے کے فقیر اور منگتے بن کر اپنے رب کی منتیں سماجتیں کرتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٦٦﴾﴾ .②

”اور جو دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے پروردگار دوزخ کے عذاب کو ہم سے دور رکھیو کہ اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے۔ اور دوزخ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے“۔

جہنمیوں کے چہرے کالے سیاہ ہوں گے:

قیامت کے دن جہنم کے پیٹ میں جانے والے لوگوں کے چہرے انتہائی زیادہ سیاہ اور کالے ہوں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ ۚ

① سورۃ النساء:56

② سورۃ الفرقان:65-66

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

﴿اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ﴾[1]۔

”اور جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ بولا تم قیامت کے دن دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہو رہے ہوں گے۔کیا غرور کرنے والوں کو ٹھکانا دوزخ میں نہیں ہے“۔

جہنم میں اندھے، گونگے اور بہرے ہوں گے:

جہنیوں سے اللہ تعالیٰ بڑی بڑی اپنی عطا کی ہوئی نعمتیں سلب کر لیں گے اور انہیں آنکھوں سے اندھے، کانوں سے بہرے اور زبان سے گونگے اٹھایا جائے گا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا﴾[2]۔

”اور ہم اُن کو قیامت کے دن اوندھے منہ اندھے گونگے اور بہرے (بنا کر) اٹھائیں گے۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔جب (اس کی آگ) بجھنے کو ہوگی تو ہم ان کو (عذاب دینے کے لئے) اور بھڑکا دیں گے“۔

......✱......

www.kitabosunnat.com

---

[1] سورۃ الزمر:60

[2] سورۃ بنی اسرائیل:97

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جہنم کے متعلق چند احادیث نبویہ ﷺ

اللہ تعالیٰ نے کافروں اور نافرمانوں کے لیے جو جہنم سزا کے لیے تیار کی ہے اس کے مختلف درجات اور مراتب ہیں سب سے نچلے درجے کا عذاب انتہائی ہولناک اور کربناک ہوگا جب کہ اوپر والے درجے کا سب سے کم تر درجے کا عذاب اس کی صورت کو نبی کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمایا۔

سیدنا عباس بن عبدالمطلب اس روایت کو بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آپ سردار ابو طالب کو کچھ فائدہ پہنچا سکیں گے؟

فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟

وہ آپ کی حفاظت بھی کرتے تھے اور آپ کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ ناراض بھی ہو جاتے تھے، کیا یہ چیز ان کے کسی کام آئے گی، تو نبی کل کائنات جناب محمد کریم ﷺ نے فرمایا:

«نَعَمْ، هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ»۔[1]

”ہاں! اب وہ جہنم کے اوپر والے درجہ میں ہیں اگر میں ان کے لیے سفارش نہ کرتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہوتے“۔

جہنم کی وسعت اور گہرائی:

کافروں اور نافرمانوں کا ٹھکانہ بننے والی جہنم کی گہرائی اور وسعت کا عالم یہ ہے کہ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب شفاعة النبی ﷺ لأبی طالب:209

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس میں ایک پتھر گرایا گیا جو ستر سال کے بعد اس کی تہہ میں پہنچا، جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث ہے، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟» قَالَ: قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ، قَالَ:

"ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، اچانک ایک زور دار دھماکے کی آواز سنائی دی، تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال کیا کہ تمھیں معلوم ہے یہ آواز کیسی تھی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا، فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْآنَ، حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى قَعْرِهَا». [1]

"یہ ایک پتھر تھا جو آج سے ستر برس پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا وہ آگ میں گرتا چلا جا رہا تھا حتی کہ اب وہ جہنم کی تہہ تک پہنچا ہے"۔

جہنم کی ایک جھلک دنیا کی ہر نعمت بھلا دے گی:

نبی مکرم رسول معظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يُؤْتٰى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، وَاللّٰهِ يَا رَبِّ»۔

"قیامت کے روز ایسے شخص کو لایا جائے گا جس کی پوری زندگی آسائشوں، سہولتوں اور ہر طرح کی ناز و نعم میں گزری ہوگی، اس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی جہنم کا ایک غوطہ لگوایا جائے گا اور پھر اس سے پوچھا جائے گا آدم کے

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنة، باب في شدة حر نار جهنم: 2844

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیٹے! کیا دنیا میں آپ نے کبھی کوئی نعمت بھی دیکھی ہے؟ کسی عیش وعشرت سے بھی آپ کو کوئی واسطہ پڑا ہے؟ تو رب کی جہنم کا عذاب اتنا سخت ہوگا کہ دماغ کی تختی سے کائنات کی ہر نعمت مٹ چکی ہوگی اور کہے گا: اللہ تیری ربوبیت والوہیت کی قسم! میں نے اپنی پوری زندگی میں کبھی کوئی نعمت استعمال کی ہی نہیں ہے''۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا، مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَاللهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ»۔ [1]

''پھر ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جو جنتی ہوگا اور دنیا میں بڑی ہی شدائد اور تکالیف کی زندگی بسر کی ہوئی ہوگی، اسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا: اے ابن آدم! کبھی دنیا میں تو نے کوئی تکلیف دیکھی یا رنج وغم سے کبھی تمھارا واسطہ پڑا ہے تو وہ کہے گا اے میرے رب تیری قسم ہے کبھی نہیں پڑا، مجھے کبھی بھی کوئی دنیا کا غم اور دنیا کی تکلیف نہیں پہنچی''۔

یعنی جنت کا صرف ایک غوطہ لگنے سے اس کی آسائشیں آرام، سکون وچین دیکھ کر دنیا کا ہر دکھ، ہر غم، ہر تکلیف اس کے دماغ کی تختی سے مٹ چکی ہوگی۔

جہنم کا ہلکا ترین عذاب:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ وَهُوَ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صفة القیامة، باب صبغ أنعم أهل الدنیا: 2807

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ»۔ ①

’’بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم کا سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا اور اسے آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی، جس سے اس کا دماغ اس طرح کھولے گا جیسے چولہے پر رکھی ہوئی ہنڈیا کھولتی ہے‘‘۔

جہنم میں متکبروں کا حال:

دنیا کی زندگی میں سرکشی اور تکبر کرنے والے ظالموں کے ساتھ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا کیا سلوک ہوگا، نبی کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ، فَيُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةَ الْخَبَالِ»۔ ②

’’قیامت کے دن متکبروں کو چیونٹیوں کی مانند انسانوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا، ان پر ہر طرف سے ذلت چھائی ہوئی ہوگی، جہنم میں وہ ایک چٹیل میدان کی طرف ہانکے جائیں گے جس کا نام بولس ہوگا، بدترین آگ انہیں گھیرے گی اور انھیں جہنمیوں کے جسموں سے رسنے والا پیپ اور خون پینے کو دیا جائے گا، جسے طینۃ الخبال کہا جاتا ہے‘‘۔

جہنمیوں کے آنسو:

کائنات کے امام جناب محمد کریم ﷺ نے فرمایا کہ جہنمی وہاں روئیں گے اور ان کے رونے کی کیفیت کیا ہوگی، سیدنا عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، بے شک رسول

---

① صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اھون اھل النار عذابا: 212

② جامع ترمذی، أبواب صفة القيامة، باب: 2492

’’محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ أَهْلَ النَّارِ لَيَبْكُونَ حَتَّى لَوْ أُجْرِيَتِ السُّفُنُ فِي دُمُوعِهِمْ لَجَرَتْ وَإِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ الدَّمَ يَعْنِي مَكَانَ الدَّمْعِ».[1]

''جہنمی اس قدر روئیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں تو چلنے لگیں، آنسو ختم ہو جائیں گے تو جہنمی خون کے آنسو بہائیں گے یعنی پانی کے آنسوؤں کی جگہ''۔

جہنمیوں کو مارنے کے لیے لوہے کے ہتھوڑے:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَوْ أَنَّ مَقْمَعًا مِنْ حَدِيدٍ وُضِعَ عَلَى الْأَرْضِ وَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ الثَّقَلَانِ مَا أَقَلُّوهُ مِنَ الْأَرْضِ».[2]

''اگر جہنم میں کافروں کو مارنے والا لوہے کا گرز زمین پر رکھ دیا جائے اور اسے اٹھانے کے لیے سارے انسان اور جن اکٹھے ہو جائیں تو وہ تب بھی اسے زمین سے اٹھا نہیں سکتے''۔

جہنمیوں کو ڈسنے والے سانپ:

جہاں پر جہنمیوں کو سزائیں پہنچانے کے لیے اور بڑے سارے عذاب ہوں گے وہاں ان پر بڑے بڑے زہریلے سانپ مسلط کیے جائیں گے اور ان سانپوں کی صورتِ حال کیا ہے اس کا اندازہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمانِ گرامی سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے، سیدنا عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

[1] سلسلہ صحیحہ:1679

[2] مسند أبي يعلي:1384

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

«إِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَأَمْثَالِ أَعْنَاقِ الْبُخْتِ، تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا، وَإِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَأَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوكَفَةِ، تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ، فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا أَرْبَعِينَ سَنَةً»۔[1]

''جہنم میں بختی اونٹ کے برابر سانپ ہوں گے ان میں سے ایک سانپ کے کاٹنے سے جہنمی چالیس سال تک زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا اور جہنم میں بچھو خچر کے برابر ہوں گے، ان میں سے ایک بچھو کے کاٹنے سے چالیس سال تک جہنمی زہر کا اثر محسوس کریں گے''۔

جہنم میں کافر کی کھال:

جہنمیوں کی جہاں اور بڑی بڑی ایذائیں دی جائیں گی وہاں ان کے لیے ایک ایذاء رسانی یہ بھی ہوگی کہ ان کے جسموں کو بہت بڑا کر دیا جائے گا، مثلاً جہنمی کی چمڑی اور جلد جہنم کے اندر تین دن کی مسافت کے برابر موٹی ہوگی، جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«ضِرْسُ الْكَافِرِ، أَوْ نَابُ الْكَافِرِ، مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ»۔[2]

''جہنم میں کافر کا دانت یا اس کی کچلی اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی''۔

جہنمیوں کے اوپر پانی بہانے کا عذاب:

کھولتا ہوا اور ابلتا ہوا پانی جہنمیوں کے سروں پر ڈالا جائے گا جس سے ان کے پیٹ

---

[1] مسند احمد: 17712

[2] صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها، باب النار یدخلها الجبارون: 2851

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کی ہر چیز جل کر باہر قدموں میں جا گرے گی اور کافر پھر اپنی پہلی حالت پر آ جائے گا اور بار بار اسے یہی عذاب دیا جائے گا، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

«إِنَّ الْحَمِيمَ لَيُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ، فَيَنْفُذُ الْجُمْجُمَةَ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ، فَيَسْلُتَ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ». ①

”ابلتا ہوا پانی کافروں کے سروں پر ڈالا جائے گا جو سر کو چھید کر پیٹ تک پہنچے گا اور پیٹ میں جو کچھ ہو گا اسے کاٹ ڈالے گا اور وہ سب کچھ اس کی پیٹھ سے نکل کر قدموں میں جا گرے گا“۔

یہ ہے تفسیر لفظ ”صھر“ کی اس سزا کے بعد کافر پھر اپنی پہلے والی حالت میں لوٹا دیا جائے گا۔

ہم اپنے رب حقیقی اللہ ذوالجلال والاکرام کے حضور دعا گو ہیں کہ اے ہمارے اللہ! ہم بڑے ہی گناہ گار ہیں، گناہوں کے پتلے ہیں، معصیتوں کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں، اللہ! ہم اپنے اعمال کے بل بوتے پر تیری جہنم سے کبھی بھی نہیں بچ سکیں گے تو اپنی خاص رحمت، اپنے فضل اور اپنی عظمت کے صدقے سے ہمارے گناہوں کو معاف فرما کر ہمیں جہنم کے ان خوفناک اور ہلاکت خیز عذابوں سے محفوظ فرما کر اپنی جنت کے مہمان بنا لینا، آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

......❋......

① مسند احمد: 8864

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پہلا سبب:

اللہ کی توحید

اللہ تعالیٰ کی بھڑکتی، دہکتی، دھاڑتی جہنم سے بچاؤ کا سب سے پہلا سبب اور جنت میں داخلے کا سب سے بڑا ذریعہ وہ عقیدہ توحید ہے، اگر عقیدہ توحید نہیں تو پھر جتنے مرضی نیک اور صالح اعمال کر لے رب کائنات کے دربار میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ان کا وزن نہیں ہوگا۔ اگر عقیدہ توحید کی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شہادت دیتا ہے تو اس پر اللہ نے جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیا ہے، جیسا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ»۔ ①

”جو اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ اس کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیتے ہیں“۔

اور اسی طرح سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِّنْ قَلْبِهٖ فَيَمُوْتُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ»۔ ②

---

① صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب من لقی اللہ بالایمان: 151

② مستدرک حاکم: 143/1 امام حاکم رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

”یقیناً میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی بندہ سچے دل سے پڑھے، پھر اسی پر اس کی موت آ جائے تو اسے اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ پر حرام کر دیتا ہے“۔

اور سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ»۔ ①

”بے شک اللہ اس شخص کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور خوشنودی کی خاطر لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ پڑھتا ہے“۔

رسول اللہ ﷺ کے ان فرامین سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے کہ عقیدہ توحید کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے، اگر جہنم سے آزاد ہونا چاہتے ہیں تو پھر عقیدہ توحید کو دل وجان سے تسلیم کرنا ہو گا، اپنے خالق و مالک کی بڑائی، یکتائی، اکائی، تنہائی، بلندی، عزت وعظمت کا اعتراف کرنا ہو گا، اگر اس عقیدہ پر آپ کاربند نہیں تو پھر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا یہی فیصلہ ہے کہ وہ مشرک ہے اور مشرک پر جنت حرام ہے اور جہنم کی آگ واجب ہو چکی ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور آ کر کہتا ہے اے اللہ کے رسول! دو واجب کر دینے والی چیزیں بتلائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ دَخَلَ النَّارَ»۔ ②

”جس شخص کو موت اس حال میں آئے کہ وہ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتا تھا وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس آدمی کو موت اس حال

---

① صحیح بخاری، کتاب المساجد، باب المساجد في البیوت: 425

② صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب من لا یشرك باللہ: 279

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

میں آئے کہ وہ اپنے خالق و مالک کی ذات گرامی کے ساتھ شریک ٹھہراتا رہا وہ اللہ کی جہنم میں داخل ہوگا''۔

اس لیے تمام اعمال کی قبولیت میں بنیادی اور اساسی کردار عقیدہ توحید کا ہے آدمی سونے جیسے اعمال بھی کرے، لیکن عقیدہ درست نہیں تو وہ اعمال غارت اور برباد ہیں ان کا کوئی اجر اور ثواب نہیں ملے گا۔

اور حدیث قدسی ہے، اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

« يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ، وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً »۔ (1)

''اے ابن آدم! اگر تو صرف مجھے پکارتا رہے اور تمام امیدیں مجھ سے وابستہ رکھے تو خواہ تجھ سے جو بھی گناہ سرزد ہوا ہو میں تمھیں معاف کرتا رہوں گا اور میں کوئی پرواہ نہیں کروں گا اور تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تم مجھ سے معافی طلب کرلو میں تمھیں معاف کردوں گا اور میں کوئی پرواہ نہیں کروں گا، اگر تو میرے پاس زمین کے برابر گناہ لے کر آئے، پھر تمھاری مجھ سے ملاقات اس حال میں ہو کہ تم میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتے تھے تو میں زمین کے برابر تجھے مغفرت سے نوازدوں گا''۔

اس لیے اگر بندہ عقیدہ توحید پر کاربند ہے تو رب کائنات چاہیں تو اس کی زندگی کے سارے گناہ معاف کردیں، اللہ سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

---

(1) جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب فضل التوبة: 3540

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور اگر عقیدہ توحید پر کاربند اور مضبوط نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس بندے پر جہنم کی آگ کو واجب قرار دے دیا ہے اور شرک کا یہی انجام کار ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ﴾[1]

''(اور جان رکھو کہ) جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا اللہ اس پر بہشت حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے''۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب ذوالجلال والاکرام ہمیں پوری زندگی عقیدہ توحید پر کاربند رکھے اور اسی پر ہمیں موت نصیب فرمائے اور قیامت کے دن اسی عقیدہ پر ہمارا حشر ونشر فرمائے، آمین ثم آمین یا رب العالمین

......*......

[1] سورۃ المائدۃ:72

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دوسرا سبب:

اخلاص

جہنم سے محفوظ رہنے اور بچاؤ کا دوسرا سبب اخلاص ہے اور کلمہ توحید کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے چہرے کی خوشنودی کے لیے پڑھ کر اس کے بارہ میں وہ ہی عقیدہ ومنہج اور عمل بنانا جو رب کائنات کو مطلوب ومقصود ہے، نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

«لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ» ①۔

”جو بندہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس نے خالصتاً اللہ کی رضامندی اور خوشنودی کے لیے کہا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دے گا“۔

جہنم سے آزاد ہونے اور اس سے نجات حاصل کرنے کے لیے کلمہ طیبہ کو مضبوطی سے تھامنا ہوگا، کیونکہ کامیابی وکامرانی اور جہنم سے آزادی کا راز اسی میں مضمر ہے جیسا کہ مسند احمد کی روایت ہے، سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اس کے راوی ہیں، فرماتے ہیں جب نبی کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے تو آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت زیادہ غمگین رہتے، حتیٰ کہ بعض کے ذہنوں میں مختلف قسم کے وساوس وغیرہ بھی آتے رہتے تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی انہی لوگوں میں شامل تھا تو ایک دفعہ میں ایک

---

① صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب العمل الذی یبتغی بہ وجہ اللہ: 6423

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

محل کے سائے تلے بیٹھا ہوا تھا، تو اسی اثناء میں میرے پاس سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ گزرے مجھ پر سلام کیا، جب کہ مجھے اس بات کا علم ہی نہیں تھا کہ میرے پاس سے کوئی گزر گیا ہے اور نہ ہی مجھے ان کے سلام لینے کا علم ہوا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیدھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دروازے پر چلے گئے اور جا کر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اے ابوبکر! آپ کو تعجب اور حیرانی میں ڈال دینے والی بات سناؤں کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا اور ان پر سلام کہا، لیکن اس نے میرے سلام کا جواب ہی نہیں دیا، تو اس پر سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سیدھے میرے پاس آئے اور دونوں نے ہی مجھے سلام کہا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اے عثمان! آپ کے بھائی عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے ہیں اور انھوں نے آ کر مجھے یہ بات بتلائی ہے کہ انھوں نے آپ کو سلام کہا تھا تو آپ نے ان کے سلام کا جواب ہی نہیں دیا، اس کی کیا وجہ ہے؟ کس چیز نے آپ کو سلام کا جواب نہ دینے پر آمادہ کیا ہے؟ تو عثمان رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگا کہ مجھے تو اس بات کا علم ہی نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اللہ کی قسم! آپ نے ایسے کیا ہے، لیکن اے بنوامیہ! یہ آپ لوگوں کی نخوت ہے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے تو اس بات کا شعور ہی نہیں، پتہ ہی نہیں چل سکا کہ آپ میرے پاس سے گزر کر گئے ہیں اور آپ نے مجھے سلام کہا ہے تو میری یہ بات سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عثمان سچ کہہ رہے ہیں، عثمان یہ تو بتلاؤ کہ آپ کو کسی سوچ نے مشغول کر رکھا تھا؟ تو میں نے جواب میں کہا کہ ہاں، ایسا ہی معاملہ ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ وہ کون سا معاملہ ہے جس کی آپ کو اتنی فکر دامن گیر ہے؟ تو جواب میں عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

«تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ ﷺ قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهُ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ».

”اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو فوت کر لیا ہے اس سے پہلے کہ ہم آپ سے پوچھ لیتے کہ نجات کس چیز میں ہے“۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں نے اس کے متعلق آپ ﷺ سے سوال کر لیا تھا تو یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف کھڑا ہوا اور میں نے کہا: اے ابوبکر! میرے والدین آپ پر قربان، اس کے متعلق پوچھنے کا آپ زیادہ حق رکھتے تھے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول!

مَا نَجَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَبِلَ مِنِّيْ كَلِمَةَ الَّتِيْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّيْ فَرَدَّهَا».①

''نجات کس چیز میں ہے تو اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا تھا: جس نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کر لیا جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا اور اس نے اس کلمے کا انکار کر دیا تھا، اسی کلمہ میں ہی اس کی نجات تھی''۔

اور جہنم سے آزادی دلانے میں کلمہ طیبہ کو اخلاص کے ساتھ پڑھنے کا کتنا کردار ہو گا، اس کا اندازہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان گرامی سے لگایا جا سکتا ہے، مسند احمد کی روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اس کے راوی ہیں، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک آدمی کو پوری کائنات کے لوگوں کے سامنے لائیں گے اور اس کے نامہ اعمال والے ننانوے رجسٹر اس کے سامنے پھیلا دیے جائیں گے اور ہر ہر رجسٹر اور دفتر تا حد نگاہ تک ہوگا تو رب کائنات اس شخص سے فرمائیں گے:

«أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ؟ قَالَ لَا يَارَبِّ».

''جو کچھ تیرے نامہ اعمال میں لکھا ہوا ہے اس میں سے تو کسی چیز کا انکار کرتا ہے کہ تیرے اوپر میرے لکھنے والے اور حفاظت کرنے والے فرشتوں نے

---

① مسند احمد:20

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کوئی ظلم تو نہیں کیا؟ تو بندہ کہے گا نہیں اللہ کوئی ظلم نہیں کیا''۔

تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیرے پاس کوئی عذر ہو یا تیری کوئی نیکی ہے تو اس شخص کے پاس کوئی بات کرنے کی سکت نہیں ہوگی اور کہے گا اللہ! میرے پاس کوئی عذر ہے نہ نیکی، تو رب تعالیٰ فرمائیں گے:

«بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَاحِدَةً لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ فَتُخْرَجُ لَهُ بِطَاقَةٌ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ أُحْضُرُوهُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ، قَالَ: فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ، فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللهِ شَيْءٌ»۔ [1]

''کیوں نہیں، آج آپ پر ظلم نہیں ہوگا، آپ کی ایک نیکی ہمارے پاس موجود ہے، پھر ایک پرچی یا ایک ورق نکالا جائے گا جس میں لکھا ہوا ہوگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ فرمائیں گے: میرے فرشتو! اس کاغذ کو میرے پاس لے کر آؤ، تو وہ آدمی کہے گا اللہ! اس بطاقہ کی ان رجسٹروں کے سامنے کیا حیثیت ہے؟ تو اسے کہا جائے گا آج تیرے اوپر کچھ بھی ظلم نہیں ہو گا، پھر ترازو اور میزان کے ایک پلڑے میں اس کے نامہ اعمال والے ننانوے رجسٹر ڈالے جائیں گے اور دوسرے پلڑے میں اس ایک چھوٹے سے کاغذ یا بطاقہ کو رکھا جائے گا، نبی کل کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ننانوے رجسٹروں والا پلڑا تیر رہا ہوگا اور وہ بطاقہ بھاری ہو جائے

[1] جامع ترمذی: 2639

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گا، کیونکہ رب کریم کے نام نامی اسمِ گرامی سے کائنات کی کوئی چیز بھاری نہیں ہے"۔

اور اسی کلمہ اخلاص میں جہنم سے آزادی کی گارنٹی اور جنت میں داخلے کی ضمانت ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ پوری زندگی اس کلمے کے مطابق عقیدہ اور عمل ہو اور اختتام یعنی موت بھی اسی کلمہ طیبہ پر آئی ہو تو کائنات کے امام جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے اس بندے کو جنت میں داخلہ عطا فرما دیا ہے جیسا کہ سنن أبي داود کی روایت ہے، سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اس کے راوی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ» [1]

"جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو گیا وہ جنت میں داخل ہوگا"

اور اخلاص کے برعکس ریا کاری دکھلاوا اور اپنی مدحت سرائی سننا یا دنیاوی کوئی بھی غرض ہو سکتی ہے تو یہ ساری چیزیں انسان کو اللہ کی جہنم کی طرف لے جانے والی ہیں اور قیامت کے دن جن لوگوں کو سب سے پہلے جہنم میں ڈالا جائے گا وہ ریا کاری کرنے والے ہی ہوں گے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ

[1] سنن أبي داود: 3118

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ»۔ [1]

”قیامت کے دن جس کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ شہید ہوگا اسے لایا جائے گا اور اسے اللہ کی نعمتیں جتوائی جائیں گی وہ انہیں پہچان لے گا تو اللہ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا وہ کہے گا میں نے تیرے راستہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہوگیا اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو تو اس لئے لڑتا رہا کہ تجھے بہادر کہا جائے تحقیق! وہ کہا جا چکا پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دو یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور دوسرا شخص جس نے علم حاصل کیا اور اسے لوگوں کو سکھایا اور قرآن کریم پڑھا اسے لایا جائے گا اور اسے اللہ کی نعمتیں جتوائی جائیں گی وہ انہیں پہچان لے گا تو اللہ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا وہ کہے گا میں نے علم حاصل کیا پھر اسے دوسرں کو سکھایا اور تیری رضا کے لئے قرآن مجید پڑھا اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا تو نے علم اس لئے حاصل کیا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس کے لئے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے سو یہ کہا جا چکا پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹا

[1] صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب من قاتل للریاء والسمعة استحق النار: 1905

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور تیسرا وہ شخص ہوگا جس پر اللہ نے وسعت کی تھی اور اسے ہر قسم کا مال عطا کیا تھا اسے بھی لایا جائے گا اور اسے اللہ کی نعمتیں جتوائی جائیں گی وہ انہیں پہچان لے گا اللہ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا وہ کہے گا میں نے تیرے راستہ میں جس میں خرچ کرنا تجھے پسند ہو تیری رضا حاصل کرنے کے لئے مال خرچ کیا اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو نے ایسا اس لئے کیا کہ تجھے سخی کہا جائے تحقیق! وہ کہا جا چکا پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

اور اخلاص کی واضح اور روز روشن کی طرح عیاں علامت یہ ہے کہ بندے کی تمام تر کوششیں اور کاوشیں اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور خوشنودی کے لیے ہوتی ہیں اور بندہ یہ پسند کرتا ہے کہ میرا ہر ایک عمل سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کے بھی علم میں نہ ہو۔

حضرت ذی النون رحمہ اللہ سے یہ بات کہی گئی کہ:

مَتٰی یَعْلَمُ الْعَبْدُ اَنَّهٗ مِنَ الْمُخْلِصِیْنَ ؟۔

''بندہ کب جان سکتا ہے کہ وہ مخلص لوگوں میں شامل ہے''۔

تو وہ فرمانے لگے جب بندہ اپنی تمام کی تمام جهود اور کوششیں اللہ کی اطاعت اور فرماں برداری میں صرف کرے اور لوگوں کے نزدیک اپنا مقام و مرتبہ بہت چھوٹا تصور کرے تو اس وقت وہ مخلص ہوتا ہے۔

اے میرے عزیز بھائی! اگر آپ اس عظیم منصب پر فائز ہونا چاہتے ہیں تو پھر اس کے لیے محنت کیجیے، لنگوٹا کس لیجیے اور اپنے خالق و مالک رب کریم کے سامنے ایسا کردار عمل پیش کیجیے جو آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے بلند پایہ مقام و مرتبہ پر فائز کر دے، جتنا آپ اخلاص کا اہتمام زیادہ کریں گے، اتنا ہی جلدی آپ اپنی مراد کو حاصل کر

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لیں گے، جتنی آپ کی کوشش زیادہ ہوگی اتنا ہی آپ کا اللہ کے ہاں مقام بھی بلند ہوگا۔

اپنے مقصد کے حصول کے لیے بھرپور محنت کریں، کیونکہ اکرام کو معلق اور مربوط کر دیا گیا ہے ایسی چیزوں کے ساتھ جو بڑی ہی مشقت والی ہیں اور مصالح اور خیرات کے حصول کے لیے بڑی بڑی مشقتوں، پریشانیوں اور مصائب وآلام کے بڑے بڑے پل کراس کرنا پڑتے ہیں:

عربوں کا محاورہ ہے:

فكل شيء نفيس يطول طريقه۔

''ہر عمدہ اور نفیس چیز کا راستہ ہمیشہ طویل اور لمبا ہوتا ہے''۔

ويكثر التعب في تحصيله۔

''اور اس کے حصول کے لیے کثرت سے تھکاوٹیں برداشت کرنا پڑتی ہیں''۔

اگر آپ مخلص ہیں تو پھر جہنم سے آزادی کے ان اسباب کو پڑھ کر آپ کی زندگی میں ضرور تبدیلی آنی چاہیے اور ان اسباب پر عمل پیرا ہو کر ضرور جہنم سے محفوظ ہونا چاہیے۔

......✱......

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تیسرا سبب:

چالیس دن تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنا

جہنم سے بچاؤ اور محفوظ رہنے کا تیسرا بڑا عظیم اور انمول سبب یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو باجماعت نماز ادا کرنے کا عادی بنانے کے لیے اور اپنی نماز کی اصلاح کرنے کے لیے چالیس دن تک تکبیر تحریمہ پا کر باجماعت نماز ادا کرے، جیسا کہ جامع ترمذی کی روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ گرامی ہے:

«مَنْ صَلّٰي لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ»۔ [1]

”جو شخص اللہ کی رضا کے لیے چالیس دن اس طرح باجماعت نماز ادا کرے کہ اس کی تکبیر اولیٰ بھی فوت نہ ہو تو اللہ رب العزت کی طرف سے اس کے لیے دو چیزوں سے برأت لکھ دی جاتی ہے ایک تو وہ جہنم کی آگ سے آزاد ہو گیا اور دوسرا نفاق سے بری ہو چکا ہے“۔

یہ ایک دینی اور ایمانی فریضہ ہے اس کے لیے وقت نکالنا ضروری ہے، یہ دو سو نمازیں بنتی ہیں، جن کو جنت کی طرف لے جانے والا دو سو قدم شمار کریں تو میرے عزیز بھائی کیا آپ اس بات کے مستحق نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیے ہوئے قیمتی ترین اس متاع کے لیے وقت نکالیں اور اس کام کی طرف آپ کا طریقہ کار یہ ہونا چاہیے کہ اپنی زندگی کی دنیاوی مصروفیات کو تھوڑا سا بالائے طاق رکھ کر اس کام کو وقت دیں اور ہر نماز

---

[1] جامع ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب فضل التکبیرۃ الاولی: 241

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ لازمی طور پر یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر آنے والی نماز تکبیر تحریمہ کے ساتھ نصیب فرمائے، اگر آپ نے اپنی زندگی کا یہ طریقہ کار بنا لیا تو پھر سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جہنم سے آزادی کا سرٹیفکیٹ عطا فرما دیا ہے۔

اگر انسان محنت اور کوشش کرے تو کون سا کام مشکل ہے، کبار تابعی سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے بارہ میں حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ شعب الایمان میں رقمطراز ہیں، فرماتے ہیں سعید بن مسیب رحمہ اللہ خود بیان کرتے ہیں:

مَا لَقِيتُ الْمُنْصَرِفِينَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً۔ [1]

''چالیس برس سے باجماعت نماز ادا کر رہا ہوں، کبھی بھی ایسے نہیں ہوا کہ لوگ نماز پڑھ کر گھروں کو واپس پلٹ رہے ہوں اور میں مسجد کی طرف نماز کے لیے جا رہا ہوں''۔

اور اسی طرح حضرت امام ربیعہ بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِلَّا وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ أَكُونَ مَرِيضًا أَوْ مُسَافِرًا۔ [2]

''چالیس برس کے طویل عرصہ سے کبھی ایسے نہیں ہوا کہ مؤذن نے ظہر کی اذان کہی ہو اور میں مسجد میں نہ ہوں، سوائے اس کے کہ میں بیمار ہو گیا ہوں یا سفر پر ہوں، ورنہ چالیس سال سے اسی طرح نماز ادا کر رہا ہوں''۔

عزیز قارئین! بدقسمتی سے آج ہماری حالت یہ ہے کہ نماز کا وقت ہوتا ہے اور ہم اپنے گھر میں مجلس لگائے گپیں لگا رہے ہوتے ہیں، اگر دوکاندار ہے تو ایک گاہک آ گیا اس نے سارا وقت لے لیا، نماز تکبیر تحریمہ کے ساتھ پڑھنی تو درکنار جماعت ہی فوت کر بیٹھتا

[1] شعب الایمان:2925

[2] شعب الایمان:2930

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے، نوجوانو، دوستو! آپ بھی آج گریبان میں منہ ڈالیں اور سوچیں کہ آج تک کتنی نمازیں کھیل کے میدان میں فوت ہو چکی ہیں۔

آیئے! خیر خواہی کا سبق پڑھیے، زندگی کی ہر نماز ہمیں اپنی آخری نماز سمجھ کر پڑھنی چاہیے اور پہاڑوں کی صلابت سے زیادہ پرعزم ہو کر کہ کبھی بھی ان شاء اللہ تکبیر تحریمہ فوت نہیں ہوگی، تو پھر اس کے نتیجہ میں رب کائنات ضرور جہنم سے آزاد فرمادیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب تعالیٰ ہمیں تمام نمازیں تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھنے کی توفیق نصیب فرمائے، آمین ثم آمین یارب العالمین۔

......*......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھا سبب:

فجر اور عصر کی نماز کی بالخصوص حفاظت کرنا

جہنم سے بچنے کا چوتھا قیمتی ترین سبب یہ ہے کہ آدمی فجر اور عصر کی نماز کی بالخصوص حفاظت کرے، نمازیں تو ساری ہی ہیشگی، مداومت کے ساتھ پڑھنی ضروری ہیں، لیکن ان دونوں نمازوں کی خاص طور پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے تاکید کی گئی ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ نے ان کی حفاظت کرنے کو جہنم سے آزادی کا سبب اور ذریعہ قرار دیا ہے، جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا۔ يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔»۔ ①

”وہ شخص ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا جو طلوع آفتاب سے پہلے (نمازِ فجر) اور غروبِ آفتاب سے پہلے یعنی (نمازِ عصر) پڑھتا رہے۔

اور ان دونوں نمازوں کی حفاظت کا معنی اور مفہوم یہ ہے کہ باجماعت اول وقت میں ادا کی جائیں اور ساتھ ساتھ یہ چیز بھی ضروری ہے کہ ان دونوں کی سنن کو پہلے پہنچ کر ادا کرے اور یہ عمل مداومت اور ہیشگی کے ساتھ ہو۔

جن سنتوں کے بارہ میں رسول اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

«رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا»۔ ②

---

① صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاتی الصبح والعصر:634

② صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل رکعتی الفجر:725

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پوری دنیا کے تمام تر قیمتی اور مہنگے ترین خزائن، دنیا کی سیم وزر، روپیہ پیسہ، سونا چاندی، جواہرات جو کچھ رب ذوالجلال والاکرام نے دنیا کا ئنات کے اندر پیدا کیا ہے وہ سارے کے سارے خزانے مل کر بھی فجر کی دو رکعتوں یعنی سنتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے، فرمایا: جس نے فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیں اس نے اتنے بڑے خزانے کو دامن میں سمیٹ لیا ہے کہ دنیا ومافیھا کے تمام خزائن میزان کے ایک پلڑے میں ڈال دیے جائیں تو یہ دو رکعتیں پھر بھی زیادہ قیمتی ہیں۔

جن دو رکعتوں کے فوت ہو جانے کا کبھی ہمیں دکھ نہیں ہوا، کاروبار سے دوکانداری سے تھوڑا سا خسارہ مل جائے تو غم اور دکھ سے نڈھال ہو جاتا ہے، لیکن ان دو رکعتوں کے فوت ہونے کا کبھی دکھ نہیں ہوا۔

اور اسی طرح عصر سے پہلے والی چار سنتوں کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«رَحِمَ اللهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا»۔[1]

"اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعت نماز ادا کی"۔

یہ چار رکعتیں ادا کرنا اس قدر محبوب ترین عمل ہے کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے لیے رحم وکرم کی دعا فرمائی ہے، یعنی جہاں آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دعائیں فرمائی ہیں وہاں آپ ﷺ نے یہ رکعتیں ادا کرنے والوں کے لیے بھی دعا فرمائی ہے۔

اور پھر انہی دونوں نمازوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا بڑا عظیم فرمان گرامی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] سنن أبي داود، کتاب صلاۃ التطوع باب الصلاۃ قبل العصر: 1273

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

«مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ»۔ [1]

''جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں ادا کرتا رہے فجر اور عصر کی نماز تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔

اور فجر کی نماز کے بارہ میں رسول عربی جناب محمد کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پوری رات قیام کرنے کے برابر اجر اور ثواب عطا فرماتے ہیں:

«مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ»۔ [2]

''جو شخص نماز عشاء باجماعت ادا کرے تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا ہے اور جو فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے، گویا کہ وہ شخص پوری رات قیام کرتا رہا ہے''۔

اور نمازِ عصر وہ نماز ہے جس کی اہمیت اس بات سے بھی واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس نماز کی خصوصیت کے ساتھ حفاظت کا حکم صادر فرمایا، ارشادِ ربانی ہے:

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾۔ [3]

''(مسلمانو) سب نمازیں خصوصاً بیچ کی نماز (یعنی نماز عصر) پورے التزام کے ساتھ ادا کرتے رہو۔ اور اللہ کے آگے ادب سے کھڑے رہا کرو''

اور نمازِ عصر کو ترک کرنے والے اور ضائع کردینے والے شخص نے جس گھاٹے اور

---

[1] صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الغداۃ:548

[2] صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب افضل صلاۃ العشاء والصبح:656

[3] سورۃ البقرۃ:238

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

خسارے کا سودا کیا ہے اس کا اندازہ کائنات کے امام جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان عالی شان سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

«اَلَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ»۔ ①

''جس شخص کی نمازِ عصر فوت ہو جائے گویا اس سے اس کے گھر والوں اور اس کے مال کو سلب کر لیا گیا ہے یعنی اس کی ہر چیز ہی تباہ و برباد ہو گئی ہے''۔

یعنی اگر کسی آدمی کا تمام مال وزر روپیہ پیسہ جمع پونجی تباہ و برباد ہو جائے، زندگی کی تمام تر کمائی اور محنت و کوشش جمع شدہ اشیاء اور ساتھ ساتھ بیوی بچے اہل و عیال بھی غرق ہو جائیں تو اتنا نقصان نہیں ہوا جتنا ایک مرتبہ عصر کی نماز چھوڑنے سے نقصان ہوا ہے۔

اور نبی مکرم رسول معظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا ایک اور فرمان گرامی ہے:

«مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ»۔ ②

''جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی تو اس کے اعمال ضائع ہو گئے''۔

جس شخص نے جان بوجھ کر ایک مرتبہ نمازِ عصر چھوڑ دی اس نے اپنی زندگی کے سارے اعمال کو ضائع و برباد اور غارت کر لیا ہے۔

قارئین کرام! ان سارے فرامین کی روشنی میں آج ہم نے اندازہ کرنا ہے کہ ہمارا معاشرہ اس وقت کس ڈگر پر چل رہا ہے، ہم نے کبھی ان نمازوں کی اس قدر سنجیدگی کے ساتھ پرواہ نہیں کی ہے، منڈیوں میں، بازاروں میں، ویڈیو سنٹروں میں، کھیل کے میدانوں میں، محافل و مجالس میں بیٹھے بیٹھے ہم اپنی ان نمازوں کو ضائع کر رہے ہیں اور فجر کی نماز کے متعلق تو آج کل فیشن بن چکا ہے کہ جناب رات کو جلدی سونا تو پینڈو لوگوں کا کام ہے، بڑے بڑے سنجیدہ سمجھے جانے والے گھرانے اور بڑے بڑے دین کے ٹھیکدار

① صحیح مسلم، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب اثم من فاتتہ العصر: 527

② صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب اثم من ترك العصر: 528

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہلانے والے حال کیا ہے، ساری ساری رات فلمیں ڈرامے اور گپ شپ میں گزارتے رات کو لیٹ سوتے ہیں اور صبح کے وقت لیٹ اٹھتے ہیں، نمازِ فجر ضائع ہو جاتی ہے، آٹھ، نو بجے یا دس بجے اٹھ کر نمازِ فجر یا تو ادا ہی نہیں کرتے، اگر پڑھتے ہیں تو معمول کے مطابق لیٹ پڑھتے ہیں ایسے لوگ اپنی بھی آخرت تباہ وبرباد کر رہے ہیں اور اپنی آنے والی نسلوں کی بھی اخروی زندگی داؤ پر لگائی ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعا گو ہوں کہ مالک کائنات ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اپنی نمازوں کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے، جب ان نمازوں کی حفاظت ہوگی تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے فرمان کے مطابق ہمیں ضرور جہنم سے آزاد فرما دے گا، ان شاء اللہ۔

......*......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پانچواں سبب:

ظہر سے پہلے اور بعد چار رکعات ہمیشگی سے ادا کرنا

جہنم سے محفوظ رہنے کا اعلیٰ ترین سبب یہ بھی ہے کہ بندہ رسول اللہ ﷺ کے فرمانِ گرامی کے مطابق ظہر کی نماز ادا کرنے سے پہلے چار رکعات نماز ادا کرے اور اسی طرح نمازِ ظہر باجماعت ادا کرنے کے بعد چار رکعات نماز ادا کرے، جب بندہ آپ ﷺ کے فرمانِ عالی شان کے مطابق اپنی ان رکعتوں پر مداومت اور ہمیشگی کرے گا، زندگی کا معمول اور وطیرہ بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے محمد رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق اپنی بڑھکتی اور شعلہ فگن جہنم سے آزاد فرمادیں گے، جیسا کہ سنن أبي داود کی روایت ہے ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں، نبی کل کائنات ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا، حَرُمَ عَلَى النَّارِ»۔[1]

''جو آدمی ظہر سے پہلے چار رکعات اور اس کے بعد بھی چار رکعات ہمیشہ پڑھتا رہے تو وہ آگ پر حرام ہو جاتا ہے''۔

یہ آٹھ رکعتیں رب رحیم وکریم کا بہت بڑا فضل وکرم ہے اور یہ فضل اسی آدمی کو ملتا ہے جو ان رکعتوں پر محافظت اور ہمیشگی کرتا ہے۔

اور بعض علمائے امت ان رکعتوں کی اس بہت بڑی جزا اور اجر عظیم کو دیکھ کر فرماتے ہیں کہ یہ سنت مؤکدہ ہیں۔

---

[1] سنن أبي داود، كتاب صلاة التطوع، باب الاربع قبل الظهر وبعدها:1269

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور ان میں ظہر سے قبل پڑھی جانے والی چار رکعتیں وہ ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس فرمانِ گرامی میں شامل فرمایا ہے، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اس حدیث کو بیان کرتی ہیں:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ» قَالَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنْبَسَةُ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ۔ [1]

’’میں نے رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی سے سنا، آپ فرما رہے تھے جس شخص نے دن رات میں بارہ رکعات نماز ادا کی، اس کے لیے ان بارہ رکعتوں کے عوض جنت میں ایک عالی شان بلند محل بنا دیا جاتا ہے اور سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس دن میں نے ان رکعتوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے لیا ہے اس دن سے لے کر آج تک میں نے ان کو چھوڑا نہیں اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سننے والے راوی ابن عنبسہ ہیں، وہ فرماتے ہیں جس دن سے میں نے ان رکعتوں کے بارہ میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سن لیا ہے میں نے بھی ان کو کبھی نہیں چھوڑا، اور ان سے سننے والے راوی عمرو بن اوس ہیں وہ فرماتے ہیں جب سے میں نے عنبسہ سے ان رکعتوں کے متعلق سن لیا ہے اس وقت سے آج تک میری یہ رکعتیں فوت نہیں ہوئیں اور عمرو سے سننے والے راوی ہیں نعمان بن سالم، وہ فرماتے ہیں جس وقت سے میں نے ان رکعتوں کے

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل السنن الراتبۃ قبل الظھر: 728

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

متعلق عمرو بن اوس سے سنا ہے اس وقت سے لے کر آج تک میں نے بھی ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا''۔

قارئین کرام! یہ ہمارے اسلاف تھے جو رسول اللہ ﷺ کا ایک ایک فرمانِ گرامی سن کر یاد کرتے اور پھر پوری زندگی اس کے مطابق عمل کرتے تھے۔

اس لیے ہم بھی اپنے رب سے وعدہ کریں اور عزم مصمم بھی کریں کہ ہم ان شاء اللہ نبی کریم ﷺ کے ان فرامین کے مطابق عمل کریں گے تو ان شاء اللہ پھر قیامت کے دن ہمارے خالق و مالک ہمارے ساتھ وہی سلوک کریں گے جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس پیارے فرمان میں اعلان کیا ہے۔

اے میرے پیغمبر کی حدیث کے مطابق عمل کرنے والے! میرے بندے، جاؤ آج میں نے آپ کو اپنی دھاڑتی ہوئی جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔

......*......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چھٹا سبب:

ربّ کائنات کے ڈر سے رو پڑنا

غصے سے کھول اٹھنے والی اور دامن غضب میں لے کر چلاًنے اور جھنجلانے والی اللہ کی جہنم سے آزادی دلانے والا چھٹا سبب یہ ہے کہ بندہ اپنے خالق ومالک رب ذوالجلال والاکرام کے ڈر اور خوف سے رو پڑے، تو اللہ اسے جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں اور اپنی جنت کا مہمان بنا لیتے ہیں، جیسا کہ سنن ترمذی کی روایت ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو بیان فرماتے ہیں نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ»۔ [1]

”وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ کے ڈر کی وجہ سے رو دیا، یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس لوٹ جائے اور اللہ کے راستے میں غبار اور جہنم کا دھواں کبھی جمع نہیں ہوسکیں گے“۔

اور اسی حدیث نبوی سے یہ بات بھی ثابت ہو رہی ہے کہ جو شخص اللہ کے راستے میں گردآلود ہوا وہ راستہ جہاد فی سبیل اللہ کا بھی ہوسکتا ہے وہ راستہ طلب علم دین کا بھی ہوسکتا ہے اور وہ راستہ شریعت کے کسی معاملہ کا بھی ہوسکتا ہے، اس شخص کو اللہ قیامت کے دن جہنم سے محفوظ فرمائے گا۔

آج لوگ روتے ہیں کوئی اپنی اولاد کی پریشانیوں کی وجہ سے روتا ہے، کوئی حالات

[1] سنن ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب فضل الغبار فی سبیل اللہ:1633

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کی چابک دستیوں سے روتا ہے، کوئی گھر میں بے سکونی اور اضطرابی کیفیت کی وجہ سے آنسو بہاتا ہے، کوئی اپنی دوستی دیاری کے لیے روتا ہے، آج کا نوجوان شیطان کے آہنی ہتھکنڈوں اور جال میں پھنسا ہوا دنیادی محبتوں کے لیے روتا ہے، لیکن وہ شخص کس قدر خوش قسمت ہے کہ جس کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں تو فقط اللہ کے ڈر اور خوف کی وجہ سے بہتے ہیں اور خوشخبری اور مبارک ہو اس عظیم شخصیت کو جس نے رب کے ڈر کی وجہ سے آنسو بہا کر اللہ کی جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کر دیا ہے، جس نے آنسوؤں کی جھڑیوں سے اپنے گناہوں کی میل کچیل کو دھو کر اپنے قلوب واذہان کو صاف شفاف کر لیا ہے۔

اور پھر کبھی قرآن سن سن کر روتا ہے، کبھی تہجد کی نماز میں تلاوت کر کر کے روتا ہے، کبھی اپنے اللہ کے عذابوں سے بچنے کے لیے روتا ہے، کبھی مالک ارض وسما کی رحمت کے حصول کے لیے روتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جو سال میں ایک مرتبہ بھی رو پڑا اللہ نے اس کو اپنے فضل کے ساتھ خاص کر لیا ہے“۔

یہی آنسو جو اللہ کے ڈر اور خوف کی وجہ سے بہتے ہیں اللہ کو کتنے محبوب اور پیارے ہیں، سنن ترمذی کی روایت ہے، محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس بندے کو اپنا محبوب ترین بندہ بنا لیتے ہیں اور وہ ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ بندہ جو کچھ اپنے اللہ سے مانگتا ہے اللہ اپنے فضل وکرم سے سب کچھ عطا فرما دیتے ہیں، حدیث نبوی ﷺ کے الفاظ ہیں:

«لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ، قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوعٍ فِي خَشْيَةِ اللهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَمَّا الْأَثَرَانِ: فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللهِ»۔[1]

---

[1] جامع ترمذی، کتاب الجهاد، باب فضل المرابط: 1669

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

''دو قطروں اور دو نشانات سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز زیادہ محبوب اور پیاری نہیں ہے، آنسوؤں کا وہ قطرہ جو اللہ کے ڈر اور خوف کی وجہ سے نکلا ہو اور دوسرا وہ خون کا قطرہ جو جہاد فی سبیل اللہ میں دشمن کے خلاف لڑتے ہوئے آدمی کے جسم سے بہہ جاتا ہے اور دو نشان اور آثار اللہ کو بہت زیادہ محبوب ہیں، ایک وہ اثر جو جہاد فی سبیل اللہ کا ہے اور دوسرا وہ اثر جو آدمی فرائض میں سے کسی فریضہ کو ادا کرنے کے لیے چلتا ہے تو وہ زمین پر پڑ جانے والے قدموں کے نشان اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پیارے ہیں''۔

اور خالد بن معدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''آنکھوں سے نکلنے والا پانی رب کائنات کی بھڑکتی، چیختی، چلاتی جہنم کی آگ کے بڑے بڑے سمندروں کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور اگر آنکھوں سے نکلنے والا پانی رخساروں پر بہہ پڑا تو وہ چہرہ اللہ کی جہنم کی آگ کو دیکھ بھی نہیں سکے گا، ان شاء اللہ، اور جو بندہ اللہ کے ڈر اور خوف کی وجہ سے رو پڑتا ہے اس کے اعضاء اس کے مطیع ہو جاتے ہیں اور اس کا اور اس کے والد کا نام نامی اسم گرامی ملا الاعلیٰ میں اللہ کے ذکر سے منور و معطر دل والا لکھ دیا جاتا ہے''۔[1]

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ثَلَاثَةٌ لَا تَرَى أَعْيُنُهُمُ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَعَيْنٌ حَرَسَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ»۔[2]

www.kitabosunnat.com

''تین قسم کے لوگوں کی آنکھیں جہنم کی آگ کو نہیں دیکھیں گی، ایک وہ آنکھ

[1] الرقۃ والبکاء لابن ابی الدنیا، ص:48

[2] سلسلہ صحیحہ:2673

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جس سے اللہ کے ڈر کی وجہ سے آنسو بہہ نکلیں، دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستے میں پہرہ دیا، تیسری وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے محفوظ رہی''۔

اور خوفِ الٰہی سے آنسو بہانے والے، رات کی تنہائیوں میں، خلوت میں، جلوت میں، دن میں، رات میں، رب کے ڈر سے رونے والے شخص کو عرش والا رحمان اپنے عرش کا سائبان قیامت کے دن عطا فرمائے گا۔

جب انسانیت ماری ماری پھر رہی ہوگی، نفسا نفسی کا عالم ہوگا، انبیاء بھی پریشانی اور اضطراری کیفیت میں ہوں گے، اس دن رب کائنات اس شخص کو اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا، صحیح بخاری کی حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، رَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ». [1]

''سات آدمیوں کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سائبان مہیا کریں گے، جب کوئی سائبان نہ ہوگا، ان میں سے ایک وہ شخص جو اکیلا بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے رو پڑا''۔

اس لیے عزیز قارئین کرام! ہمیں اپنی زندگی کا یہ مقصد بنا لینا چاہیے کہ ہمارے دلوں میں کائنات کی کسی چیز کا ڈر اور خوف وخطرہ نہ ہو، صرف رب رحیم وکریم کا ڈر دل میں بسائے ہوئے اپنے رب کے سامنے رو کر اپنی عاقبت بہتر بنانی ہے اور ساتھ ساتھ جہاں اپنے کاروبار کے لیے، تجارت کے لیے، اولاد اور بیوی بچوں کے لیے دنیاوی اغراض ومقاصد کے لیے دعائیں کرتے ہیں اپنے رب کی منت سماجت کرتے ہیں التجائیں اور اپیلیں کرتے ہیں وہاں اپنی دعاؤں میں ایک دعا یہ بھی شامل کریں:

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب البکاء من خشیۃ اللہ: 6114

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَيْنٍ لَا تَدْمَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا تَخْشَعُ۔

''اے عرش الٰہی کے مالک! اب میں تیرا حقیر سا بندہ ایسی آنکھ سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس آنکھ کو تیرے ڈر سے رونا نہ آتا ہو اور ایسے دل سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں جس دل کے اندر تیرا ڈر اور خوف نہ ہو''۔

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں اپنا ڈر پیدا فرما کر ہمیں جہنم سے آزاد فرمادے، آمین یا رب العالمین۔

......*......

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ساتواں سبب:

اللہ کے رستے میں چل کر پاؤں کو گرد آلود کرنا

غیض وغضب سے بھڑکتی اور پیچ وتاب کھاتی ہوئی اللہ کی جہنم سے آزادی کا ساتواں سبب ہے کہ آدمی اللہ کے رستوں پر چل کر، اس کی رضا کا متلاشی بن کر، جہاد فی سبیل اللہ کے رستوں پر گامزن ہو کر، طلب علم کتاب وسنت میں مصروف عمل ہو کر اپنے قدموں کو گرد آلود اور غبار زدہ کر لے تو ان شاء اللہ اس بندے کو اللہ اپنے محبوب کے فرمان کے مطابق جہنم سے آزادی عطا فرما دیں گے، جیسا کہ ترمذی کی حدیث ہے یزید بن ابی مریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے عبایہ بن رفاعہ بن رافع رحمہ اللہ ملے اور میں جمعہ ادا کرنے کے لیے جا رہا تھا تو وہ مجھے فرمانے لگے:

أَبْشِرْ فَإِنَّ خُطَاكَ هٰذِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

”خوش ہو جایئے آپ کے یہ جو قدم چل رہے ہیں یہ فی سبیل اللہ ہیں“۔

میں نے ابو عبس رحمہ اللہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا:

«مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ»۔[1]

”جس شخص کے دونوں قدم اللہ کے راستے میں گرد آلود ہو گئے تو وہ دونوں ہی جہنم پر حرام ہو جاتے ہیں“۔

اس حدیث میں قدموں کے گرد وغبار سے اٹے ہوئے ہونے پر جو اجر ہے وہ فی

---

[1] جامع ترمذی، کتاب الجهاد، باب فضل من اغبرت قدماه فی سبیل اللہ:1632

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سبیل اللہ کے ساتھ مرتبط ہے وہ جہاد کا رستہ بھی ہے اور دیگر جو کام آدمی اپنے اللہ کی رضا مندی اور خوشنودی کے لیے کرتا ہے اور ان کے لیے سفر کر کے جاتا ہے تو وہ ایک ایک قدم فی سبیل اللہ ہی ہوتا ہے، اس لیے آپ اپنے ہر ہر قدم کو جو آپ اللہ کے راستے میں چل کر جاتے ہیں یا مسجد کی طرف جاتے ہیں اعظم ترین اور بلند ترین اور اجر وثواب کا باعث قدم شمار کریں اور جہنم سے آزادی کا ذریعہ اور باعث تصور کریں، ان شاء اللہ۔

جو آپ نماز، جمعہ ادا کرنے کے لیے چل کر جا رہے ہیں وہ ایک ایک قدم فی سبیل اللہ چل رہا ہے، جیسا کہ تاجدار نبوت کائنات کے امام جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرِ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا»۔[1]

”جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کرایا اور خود غسل کیا اور نماز کے اول وقت میں آیا اور جمعہ کا خطبہ شروع سے سماعت کیا اور پیدل چل کر آیا سوار نہیں ہوا، امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ غور سے سنا اور اس دوران کوئی لغو اور غیر اخلاقی حرکت نہیں کی، تو اسے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور ایک سال کے قیام کا اجر اور ثواب ملے گا“۔

اس حدیث نبوی کے متعلق یہ بات معروف ہے کہ فضائل اعمال میں یہ بلند ترین روایت ہے، آپ کو یہ قدم مبارک ہوں، کیونکہ آپ کا یہ قدم فی سبیل اللہ ہے۔

محترم قارئین! دعوت دین کا کام ہو تب بھی، کسی مجبور ومقہور کی دادرسی اور معاونت ہو تب بھی، کسی مسلمان کی حاجت وضرورت کو پورا کرنا ہو تب بھی، کسی مریض کی تیمارداری ہو تب بھی، کسی مسلمان کی نمازِ جنازہ ادا کرنا ہو تب بھی، غرض کہ کوئی بھی عمل جو آپ اللہ کی

[1] صحیح ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجمعۃ:2781

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

رضا مندی اور خوشنودی کے لیے کرتے ہیں اس پر محنت ومشقت برداشت کرتے ہیں، جان جوکھ لگاتے ہیں وہ فی سبیل اللہ ہے اور آپ کے لیے جہنم سے آزادی کا ذریعہ اور باعث بن سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں فی سبیل اللہ کاموں کی طرف چل کر جانے کی توفیق عنایت فرما کر ہمیں جہنم سے آزاد کر دے، آمین ثم آمین۔

......*......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں سبب:

نرم خوئی اور حسن اخلاق کو اپنانا

اللہ تعالیٰ کی وہ جہنم جس کے مناظر انتہائی دلدوز اور جگر سوز ہیں اور جسے دیکھ کر عالم اضطراب و پریشانی کی وجہ سے بڑے بڑے چرب زبانوں اور تیز لسانوں کی زبانیں بھی گنگ ہو جائیں گی، اس جہنم سے آزادی، بچاؤ اور چھٹکارا حاصل کرنے کا آٹھواں سبب قارئین کرام کی خدمت عالیہ میں پیش کرنے جا رہا ہوں اور وہ سبب ہے عمدہ، نفیس اور اعلیٰ اخلاق اور نرم خوئی سے معمور و بھرپور طبیعت۔

جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اس عظیم خوبی سے نواز دیا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو اخلاق حسنہ کے بلند پایہ زیور سے آراستہ و پیراستہ کر لیا، گویا کہ اسے اللہ تعالیٰ نے جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے کا عظیم تر پروانہ تھما دیا ہے، جیسا کہ مستدرک حاکم کی روایت میں جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

«مَنْ كَانَ هَيِّنًا لَيِّنًا قَرِيبًا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ»۔ ①

”جو شخص لوگوں کے لیے آسانیاں فراہم کرنے والا ہو، مسلمانوں کے لیے اس کی طبیعت اور دل بڑا نرم ہو اور لوگوں کی ضروریات وحاجات کے بہت زیادہ قریب ہو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام قرار دے دیا ہے“۔

وہ آدمی جو انتہائی ملنسار، خوش اخلاق، اعلیٰ ظرفی اور بلند ہمتی کا مالک ہو اور لوگوں کے ساتھ میل جول میں وہ اپنی مثال آپ ہو، لوگوں کی ایذاء رسانیوں پر تکالیف اور

---

① مستدرک حاکم، کتاب العلم، باب توقیر العالم:43

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شدائد پر صبر واستقامت اختیار کرنے والا ہو اور مزاج میں عاجزی، تواضع اور انکساری وجھکاؤ ہو، ترش روئی، بدمزاجی اور اکھڑپن نہ ہو تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آتش پر حرام کر دیا ہے۔

اور اسی وجہ سے ہی جناب محمد کریم ﷺ نے ایمان کی تکمیل کے لیے حسن اخلاق کی شرط لگائی ہے۔

«أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ أَخْلَاقًا» ①

''کامل اور اکمل ترین ایمان والے مومن وہ ہیں جنھوں نے اپنے ایمان کو اخلاق حسنہ کے زیور سے خوبصورت اور مزین کیا ہوا ہے''۔

اگر ایمان حسن اخلاق سے مرصع نہیں تو پھر سمجھ لو کہ اس کی تکمیل نہیں ہوئی، اس میں ابھی کچھ رخنے باقی ہیں اور وہ دراڑیں کب بند ہوں گی جب آدمی اپنا اخلاق بھی خوبصورت بنائے گا اور حسن اخلاق ایسا عظیم عمل ہے جو آدمی کو اللہ کی جنتوں کا مہمان بنا دیتا ہے اور بداخلاقی ایسا کینسر ہے جو انسان کی شخصیت کا بھی بیڑا غرق کر دیتا ہے اور اس کی آخرت بھی تباہ وبرباد کر کے جہنم کا ایندھن بنا دیتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ کائنات کے امام ہادی برحق جناب محمد رسول اللہ ﷺ اپنی مبارک اور پاکیزہ زندگی کے مختلف لحات میں خالق ارض وسما کے حضور جہاں اور بڑی ساری دعائیں فرمایا کرتے تھے وہاں ایک دعا اخلاق حسنہ کے حوالہ سے بھی ضرور کیا کرتے تھے، جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت ہے:

«اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي

---

① سنن أبي داود، كتاب السنة، باب الدليل على زيادة الايمان: 4684

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ»۔ ①

''اے اللہ! تو بادشاہ ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، لہٰذا تو میرے تمام گناہوں کو معاف کر دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف کر ہی نہیں سکتا، اچھے، خوبصورت اور نفیس اخلاق کے لیے میری رہنمائی فرما، کیونکہ عمدہ اخلاق کی طرف تیری ذات کے علاوہ کوئی بھی رہنمائی نہیں کر سکتا اور برے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے، مجھ سے برے اخلاق کو تیرے علاوہ کوئی دور نہیں کر سکتا''۔

اور اسی طرح بد اخلاقی اور رزیلہ عادات وخصائل سے محفوظ رہنے کے لیے اور عمدہ وبلند وبالا اخلاق سے اپنی شخصیت کو مزین کرنے کے لیے اپنے دامن کو اٹھا اٹھا کر میرے آقا یہ بھی دعا فرمایا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَدْوَآءِ»۔ ②

''اے اللہ! مجھے برے اخلاق، بری خواہشات، برے اعمال اور بری بیماریوں سے محفوظ فرما''۔

اور پھر اسی حسن اخلاق کے حصول کی خاطر کائنات کے امام کی امت کے بڑے بڑے صالحین اور نیکوکار لوگ رات کی تاریکیوں اور رات کے سناٹے میں مالک کائنات سے رو رو کر دعائیں کیا کرتے تھے جس طرح کہ سیدہ ام الدرداء رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں ایک

---

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل: 771

② مستدرک حاکم: 1949۔ حضرت امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رات ابوالدرداء رضی اللہ عنہ تہجد کی نماز میں روتے ہوئے بار بار یہ دعا کر رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي۔

"اے اللہ! تو نے مجھے بہت ہی خوبصورت بنایا، تو میرے اخلاق کو بھی خوبصورت بنا دے"۔

وہ مسلسل یہ دعا کرتے رہے حتی کہ صبح ہو گئی، میں نے دریافت کیا اے ابودرداء! آپ نے ساری رات ایک ہی دعا کرتے گزار دی ہے، کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟ تو سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:

«يَا أُمَّ الدَّرْدَاءِ، إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ يُحْسِنُ خُلُقَهُ، حَتَّى يُدْخِلَهُ حُسْنُ خُلُقِهِ الْجَنَّةَ، وَيُسِيءُ خُلُقَهُ، حَتَّى يُدْخِلَهُ سُوءُ خُلُقِهِ النَّارَ»۔①

"بے شک مسلمان بندہ اپنے اخلاق کو اچھا کرتا ہے یہاں تک کہ اس کا حسن اخلاق اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے، اور وہ اپنے اخلاق کو برا کرتا ہے یہاں تک کہ اس کا برا اخلاق اسے جہنم میں پہنچا دیتا ہے"۔

اور نبی مکرم ﷺ نے اچھے اخلاق کی اہمیت کو مزید اُجاگر کرتے ہوئے اور اس کی قدر و منزلت کو چار چاند لگاتے ہوئے یہ بھی فرمادیا:

«مَا مِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ»۔②

"ترازو میں رکھی جانے والی سب سے زیادہ وزنی اور بھاری چیز اچھے اخلاق

① الادب المفرد للبخاری، باب حسن الخلق اذا فقهوا: 290

② سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب حسن الخلق: 2003

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے علاوہ کچھ بھی نہیں اور اچھے اخلاق والا انسان اس شخص کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے جو روزے اور نماز کا پابند ہو"۔

آج اگر ہم تھوڑا سا غور وخوض کریں کہ ہمارا معاشرہ قعر مذلت میں کیوں گرتا جا رہا ہے تو اس کے جواب میں ایک ہی جواب ہوگا کہ آج ہم اخلاق حسنہ سے فارغ ہوتے جا رہے ہیں، آیئے نبی محترم ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کیجیے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تابندہ اور درخشندہ تاریخ کے اوراق پلٹیے، تابعین، تبع تابعین کے حالات کا بغور مطالعہ کریں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اس وقت لوگ ان کی شخصیات کو دیکھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے تھے، دین اسلام کی بالادستی کو مان لیتے تھے۔

اس معاشرے میں امن وآشتی اور سکون تھا، محبت تھی، مودت تھی، برکت تھی، اللہ کی رحمتوں کے نزول ہوتے تھے، اس کی ایک ہی وجہ تھی کہ ان لوگوں نے اپنا اوڑھنا بچھونا اخلاق حسنہ کو بنا لیا تھا اور یہی وجہ ہے کہ آج غیر مسلم دنیا بھی ان کی زندگیوں کو اپنے لیے مشعل راہ بنائے ہوئے ہیں، انہیں اپنے آئیڈیل سمجھتے ہیں کیوں کہ وہ لوگ اخلاق حسنہ کی اعلیٰ چوٹی پر فائز تھے۔

اس لیے میرے بڑے ہی عزیز بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگیوں میں نرمی، حسن سلوک اور اچھا اخلاق پیدا کریں اور اپنے دوستوں، ساتھیوں کو خندہ پیشانی سے ملیں، کیونکہ مسکرا کر ملنا بھی رب کائنات کے دربار میں انسان کا صدقہ شمار ہوتا ہے، حلم ہو غصہ نہ ہو، نرم خوئی ہو، ترش روئی نہ ہو، محبت ہو نفرت نہ ہو، اگر کوئی آپ سے سختی والا معاملہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ نرمی روا رکھیں اور اس بات کو مت بھولیے کہ یہ جہنم سے آزادی کا بہت بڑا سبب اور ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حسن اخلاق کی اعلیٰ منزلوں پر فائز فرمائے، آمین ثم آمین۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نواں سبب:

مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کرنا

دکھوں، غموں اور مصائب وآلام کی آماج گاہ اللہ کی جہنم سے بچنے کے لیے نواں سبب پیش خدمت ہے اور وہ اپنے مسلمان اور مومن بھائی کی عزت ووقار کا دفاع کرنا ہے، جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت وناموس کا دفاع کرتا ہے رب کائنات اس شخص کو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے محفوظ کرلیں گے اور بندے کا یہ عمل رب کے دربار میں اس بندے کے لیے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائے گا، جیسا کہ نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ گرامی ہے:

«مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ بِالْغَيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ»۔[1]

''جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا غائبانہ دفاع کرے گا تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو جہنم سے آزاد کردے''۔

اور اسی طرح سنن الکبری بیہقی کی روایت ہے، سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، نبی کل کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے خلاف گفتگو کی، اس کے متعلق برے الفاظ استعمال کیے، جو کہ اس کی عزت وآبرو اور وقار کو مجروح کرنے والے تھے تو وہاں پر ایک آدمی بیٹھا یہ الفاظ سن رہا تھا تو اس نے سنتے ہی رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنے اس مسلمان بھائی کا دفاع کیا، جو جو باتیں اس نے اس

---

[1] صحیح الجامع للألبانی:6240

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف کی تھیں ان کا جواب دیا تو معلم اخلاق جناب محمد کریم ﷺ نے اس وقت تاریخی الفاظ فرمائے تھے، آپ نے فرمایا:

«مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ كَانَ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ»۔ ①

”جس شخص نے بھی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اس کا یہ عمل قیامت کے دن رب ذوالجلال والاکرام کے دربار میں اس کے لیے حجاب اور پردہ ہی نہیں بلکہ ایک مضبوط دیوار بن جائے گا“۔

آدمی کو ایسی مجالس سے بھرپور اجتناب کرنا چاہیے جن مجلسوں کے اندر کسی مسلمان بھائی کی غیبت اور چغلی ہو رہی ہو، یا کسی مسلمان کی پگڑی اچھالی جا رہی ہو، اگر اس کی موجودگی میں ایسے ہو تو پھر آدمی کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرے، کسی مسلمان اور مومن کے خلاف گفتگو سنے ہی نہ، بلکہ زبان سے انکار کرے، دل سے برا جانے اور ایسی مجلس سے اٹھ جائے تو اس کے لیے بہتر ہو گا۔

اور اللہ کے نزدیک ایک مومن و مسلمان کی عزت کی حالت کیا ہے اس کا اندازہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمانِ گرامی سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے، صحیح مسلم کی حدیث ہے نبی رحمت جناب محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

«لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ»۔ ②

”جب تک زمین پر ایک بھی اللہ اللہ کرنے والا مومن موجود ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی“۔

ایک مومن کی عزت اور آبرو اللہ کے ہاں کتنی ہے جب تک ایک بھی مومن باقی رہے گا اس کے لیے زمین و آسمان کا نظام قائم رہے گا، آفتاب و ماہتاب کا نظام جاری و ساری

---

① شعب الایمان: 7634

② صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ذھاب الایمان: 392

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رہے گا، دریاؤں کی روانیاں، سمندروں کی طغیانیاں برقرار رہیں گی، پہاڑوں کی صلابت مسلم رہے گی، پرندے چہچہاتے رہیں گے، گلستانوں میں پھول کھلتے رہیں گے، ندی نالے آبشاریں بہتی رہیں گی، جب مومن نہیں رہیں گے تو پھر آسمانوں میں رخنے اور دراڑیں ڈال دی جائیں گی، آفتاب و ماہتاب کا نظام لپیٹ لیا جائے گا، ستارے ٹمٹماتے بے نور ہو کر گر جائیں گے، پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑا دیے جائیں گے، سمندروں میں آگ لگا دی جائے گی۔

غرضیکہ جہان کا نظام درہم برہم کر دیا جائے گا، جس مومن کی عزت کو تار تار کرتے ہو، جس کی آبرو ریزی کرتے ہو، جس پر بہتان تراشی کرتے ہو اس کی عزت کا اللہ کے نزدیک یہ حال ہے۔

عزیز قارئین! آج ہمارا معاشرہ طرح طرح کی پریشانیوں سے دوچار ہے، ہر طرف لڑائیاں، جھگڑے، فسادات اور خاندانی منافرتیں، ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرائی، بھائی بہن کی غیبتیں کر رہا ہے، بہن بھائی کے خلاف نفرتوں کے بیج بو رہی ہے، رشتہ داریوں کے درمیان رخنے اور دراڑیں بڑھتی جا رہی ہیں، اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے کہ ہم اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرنا نہیں جانتے، جب مسلمان ایک دوسرے کی عزت و آبرو کو اپنی عزت و قدر سمجھتے تھے تو اس وقت ان پر اللہ کی رحمتوں کے سائے تھے اور وہ لوگ اپنی مثال آپ تھے اور ان کی باہمی ہمدردیاں محبتیں الفتیں آج بھی ان کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں، جس کی منہ بولتی دلیل سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ ہے، جب آپ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ کعب کیوں پیچھے رہ گئے ہیں؟ جس پر بنوسلمہ کے ایک آدمی نے کہا:

حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِهِ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ، وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔①

''اے اللہ کے رسول! اس کے غرور نے اسے آنے نہیں دیا، (وہ حسن وجمال یا اپنے لباس پر اترانے کی وجہ سے پیچھے رہ گیا ہے) اس پر سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کی عزت وآبرو کا دفاع کرتے ہوئے مذکورہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے فرمایا: تم نے بہت بری بات کہی ہے، یا رسول اللہ! اللہ کی قسم ہمیں اس کے متعلق خیر کے علاوہ کچھ بھی معلوم نہیں، یہ سن کر کائنات کے امام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی''۔

عزیز قارئین! آیئے آج ہم بھی تلامذہ پیغمبر، صفہ یونیورسٹی کے طلبا جیسا کردار ادا کریں، اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کریں، ان شاء اللہ العزیز اللہ رب العزت ہمیں ضرور اپنی جہنم سے آزاد فرما دیں گے۔

ایک مسلمان اور مومن کی عزت نفس کے خلاف بولا جانے والا ایک چھوٹا سا کلمہ بھی کتنا بڑا تصور کیا جاتا ہے، اس کا اندازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانِ گرامی سے لگایا جا سکتا ہے، سنن ابی داود کی روایت ہے جب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق یہ کلمہ کہا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا تو چھوٹے قد والی ہے تو اس وقت اس عظیم معلم ومربی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا عائشہ!

لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ۔②

''آپ نے اپنی زبان سے ایسا کلمہ کہا ہے اگر اس کلمے کو سمندر کے پانی میں ڈال دیا جائے تو سارا سمندر ہی اس کی وجہ سے کڑواہٹ کا شکار ہو جائے''۔

یہ فرمان جاری کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک آنے والی اپنی امت کو پیغام سنا دیا

---

① صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث کعب بن مالک: 4418

② سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب فی الغیبۃ: 4877

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ایک مومن کی عزت وآبرو کے خلاف بولا جانے والا ایک چھوٹا سا کلمہ جسے آج ہم خاطر میں نہیں لاتے، جس کی ہمارے نزدیک کوئی اہمیت ہی نہیں، دن میں پتہ نہیں کتنے لوگوں کو ایسے کلمات بول جاتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک کس قدر سنگین ہیں اور ناگوار ہیں۔

اس لیے کبھی بھی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے خلاف کوئی بھی جملہ بولنے سے ہر حال میں گریز کریں، بلکہ جہاں بھی کسی مسلمان کی عزت وآبرو کو تار تار کرنے والا کوئی کلمہ بولا جائے تو وہاں بھرپور حق بات کا مظاہرہ کرتے ہوئے دفاع کریں، اگر آج آپ ایسے کریں گے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آپ کا جہنم کی سلگتی آگ سے دفاع کریں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب ذوالجلال والاکرام ہمیں اور ہمارے معاشرے کو حسد، بغض، کینہ، چغلی اور غیبت جیسی موذی بیماریوں سے محفوظ فرما کر ہمیں ایک دوسرے کا دفاع کرنے والا بنائے اور ہمارے درمیان محبت ومودت والی فضا پیدا فرما کر ہمیں جہنم سے آزاد فرمائے، آمین یارب العالمین۔

......*......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دسواں سبب:

صدقہ کرنا

خوف وہراس اور وحشت سے چونکا دینے والی جہنم سے بچاؤ کا دسواں سبب صدقہ کرنا ہے، رحمت جہاناں رؤف رحیم پیغمبر جناب محمد کریم ﷺ نے فرمایا اگر جہنم سے آزادی اور بچاؤ کرنا چاہتے ہو یا اس کے سامنے آڑ اور دیوار بنانا چاہتے ہو، اس کی تکلیفوں اور ایذاء رسانیوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو پھر صدقہ کیا کرو، جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ»۔ ①

"تم میں سے جو شخص استطاعت اور طاقت رکھتا ہے کہ وہ جہنم کی آگ کے سامنے پردہ اور ڈھال بنا لے، اگرچہ آدھی کھجور کے ساتھ ہی ہو اسے چاہیے کہ وہ کرے یعنی صدقہ کرے"۔

صدقہ ایک ایسا عمل ہے جو قیامت کے دن بندے کے لیے جہنم سے بچاؤ اور آزادی کے لیے بہت بڑا سبب اور ذریعہ ہوگا اور جہنم کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائے گا۔

اے عزیز قارئین! یہ کوئی ضروری نہیں کہ لاکھوں کی رقوم ہوں، کروڑوں، اربوں کے کاروبار ہوں تو تب ہی صدقہ دیا جا سکتا ہے، نہیں، اگر آپ کھجور صدقہ کرنے کی سکت

① صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقة: 1016

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور طاقت رکھتے ہیں تو صدقہ کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ رقوم اور تعداد نہیں دیکھتے، رب ذوالجلال والاکرام تو اپنے بندے کے خلوص کو دیکھتے ہیں۔

اور مذکورہ بالا روایت کی مزید وضاحت کے لیے صحیح بخاری کی اس روایت کو پیش کرتے ہیں، تاکہ بات واضح ہو جائے۔

نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنكُمْ أَحَدٌ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ»۔ ①

”(قیامت کے دن) تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس سے اس کا پروردگار (کسی رابطہ کے بغیر) ہم کلام نہ ہوگا، اس وقت اس کے پروردگار کے درمیان نہ کوئی ترجمان ہوگا (کہ جو ہر ایک کو دوسرے کا مفہوم سمجھائے) اور نہ کوئی حجاب ہوگا (کہ جو بندے کو اس کے پروردگار سے چھپائے) جب بندہ اپنی داہنی طرف نظر ڈالے گا تو اس کو وہ چیز نظر آئے گی جو اس نے آگے بھیجی ہوگی (یعنی نیک اعمال جو ظاہری صورتوں میں نمایاں ہوں گے یا ان اعمال کی جزاء وانعامات) اور جب بائیں جانب دیکھے گا تو اس کو وہ چیز نظر آئے گی جو اس نے آگے بھیجی ہوگی یعنی برے اعمال اور جب وہ اپنے آگے دیکھے گا تو اس کو اپنے منہ کے سامنے آگ نظر آئے گی، پس (اے لوگو) تم آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو۔“

دوسری روایت کے الفاظ یوں ہیں جس کو سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

① صحيح بخاري، كتاب التوحيد، باب كلام الرب عزوجل يوم القيامة: 7512

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

«ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ، فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ۔ قَالَ شُعْبَةُ: أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشُكُّ۔ ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ»۔ ①

”نبی ﷺ نے دوزخ کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور اپنا منہ بنالیا، پھر دوزخ کا تذکرہ کیا اور اپنا منہ بنالیا، شعبہ نے کہا کہ دو مرتبہ آپ کے ایسا کرنے میں مجھے شک نہیں ہے، پھر فرمایا کہ آگ سے بچو اگرچہ ایک ٹکڑا چھوہارے ہی کے عوض کیوں نہ ہو تو اچھی بات کہہ دے (کہ یہ بھی صدقہ ہے)“۔

اور صدقہ جہنم کے سامنے کیسے آڑ، ڈھال اور دیوار بنتا ہے اور مسلمان ومومن کے لیے آتش جہنم سے بچنے کا سبب بنتا ہے، اس کی صورتِ حال کو رسول اللہ ﷺ نے بڑے واشگاف الفاظ اور جامع ترین پیرائے میں بیان فرمایا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول ہاشمی محمد عربی ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَتَصَدَّقُ أَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، إِلَّا أَخَذَهَا اللهُ بِيَمِينِهِ، فَيُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، أَوْ قَلُوصَهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ، أَوْ أَعْظَمَ»۔ ②

”جو شخص بھی اپنی حلال اور پاکیزہ کمائی سے ایک کھجور صدقہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لیتے ہیں، اس کو بڑھاتے اور پروان چڑھاتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص گھوڑہ یا اونٹ کے بچے کو پروان چڑھاتا

---

① صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب طیب الکلام: 6023

② صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب: 1014

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اور پالتا ہے حتیٰ کہ وہ ایک کھجور اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ وہ ایک پہاڑ کی یا اس سے بھی بڑی قدامت وضخامت اختیار کر جاتی ہے اور صدقہ کرنے والے کے لیے جہنم کے سامنے آڑ بن جاتی ہے"۔

یہ صدقہ رب کائنات کے دربار عالی شان میں پہاڑوں کی چوٹیوں سے بھی بلند صورتِ حال اختیار کر کے بندے کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ اور باعث بن جائے گا، اس لیے محترم قارئین! آیئے اگر جہنم سے آزادی چاہتے ہیں تو پھر اللہ کے راستے میں اپنے مال جو رب تعالیٰ کے ہی عطا کیے ہوئے ہیں ان سے صدقہ کیجیے جب صدقہ کریں گے تو ان شاء اللہ، اللہ اپنے محبوب کے فرمان کے مطابق ضرور جہنم سے آزاد کر دیں گے۔

لیکن افسوس صد افسوس! دکھ سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ مال عطا کیے ہوئے اللہ کے، رزق عطا کیا ہوا رب ذوالجلال والاکرام کا، کارخانے، فیکٹریاں اور تجارتیں دی ہوئیں اس خالق و مالک کائنات کی، جان جوکھ، صحت وتندرستی وقت، جسم زندگی سب کچھ اسی اکیلے رب کائنات کا عطا کیا ہوا ہے، لیکن بدقسمتی سے صرف غیر اللہ کے لیے ہو رہا ہے، دیگیں غیر اللہ کے لیے، چڑھاوے غیر اللہ کے لیے، نذر اللہ نیاز حسین کہہ کر رب کے دیے ہوئے کی ناقدری مت کیا کریں، یہ تو سب کچھ میرے پیر صاحب کی کرم نوازی ہے، یہ جملے بول کر اپنے اللہ کے قہر کو دعوت نہ دیا کریں۔

یہ حسینی لنگر تقسیم کرنے جا رہا ہوں، سب کچھ عطا کیا ہوا اللہ کا غیروں کی طرف منسوب نہ کریں، بلکہ اپنے رب کے لیے صدقہ کیا کریں، اللہ جہنم سے آزاد فرما دیں گے اور جنتوں کے حق دار ٹھہرا دیں گے۔ یہاں اختصار سے صدقہ کا تذکرہ کیا گیا ہے، تفصیل کے لیے ہماری کتاب "اعمال ایسے کہ اللہ مسکرائے" کا مطالعہ کیجیے۔

اللہ رب العزت کے حضور دعا گو ہوں کہ رب تعالیٰ مجھے اور تمام قارئین کو آتش جہنم سے محفوظ فرما کر اپنی رحمتوں بھری جنت کا مہمان بنا دے، آمین یارب العالمین۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیارہواں سبب:

جہنم سے اللہ کی پناہ میں آنے کی دعا کرنا

گناہ گاروں، نافرمانوں اور بے ایمانوں کو سلگا دینے والی اور جلا کر راکھ کر دینے والی جہنم سے بچاؤ کے اسباب میں سے گیارہواں سبب یہ ہے کہ بندہ کمال درجہ کی عاجزی انکساری، تواضع، للّٰہیت اور اپنے خالق و مالک کے حضور گڑگڑا کر مکمل طور پر ذلیل ہو کر دعا کرے کہ اے میرے خالق و مالک میں تیری جہنم سے تیری پناہ میں آنا چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ یہ الفاظ تین مرتبہ ادا کرتا ہے تو عرش پر رب کائنات اسے جہنم سے آزاد اور محفوظ کر دیتے ہیں، جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

«مَا سَأَلَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَطُّ إِلَّا قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَلَا اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ إِلَّا قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ أَجِرْهُ»۔[1]

”جو بھی مسلمان شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت اللہ تعالیٰ کے سامنے سفارش کرتی ہے اللہ! اس کو جنت میں داخل کر دے، اور جو شخص بھی جہنم کی آگ سے بچاؤ کا سوال کرتا ہے تو جہنم کہتی ہے اللہ! اس کو مجھ سے محفوظ فرمالے“۔

جب جہنم خود اللہ کے حضور سفارش کرتی ہے تو پھر ہمیں بھرپور انہماک کے ساتھ اپنے اللہ کی منت سماجت کرنی چاہیے اور بار بار سوال کرتے رہنا چاہیے کہ اللہ ہمیں جہنم سے

[1] مسند احمد:13781

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

آزاد فرما دے۔

آج ہم نے سوچنا ہے کہ ہم اپنی ضروریات کے لیے، کوٹھی مکان اور بنگلہ کے لیے کاروبار اور روپے پیسے کی ریل پیلے کے لیے، دنیاوی جاہ وحشمت کے لیے اپنی اولاد بیوی بچوں کے لیے اور پھر بچوں کی دنیاوی تعلیم کے لیے بھرپور دعائیں کرتے ہیں، لیکن جہنم سے آزادی اور بچاؤ کے لیے کتنی دعائیں اور التجائیں کرتے ہیں، جب کہ رب کائنات نے قرآن کریم میں اپنے محبوب اور پیارے بندوں کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی فرمایا ہے کہ رحمان کے بندے اپنے رب سے راتوں کو اٹھ اٹھ کر یہ دعائیں اور التجائیں کرتے رہتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٦٦﴾﴾ [1]

”اور جو دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے پروردگار دوزخ کے عذاب کو ہم سے دور رکھیو کہ اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے۔ اور دوزخ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے“۔

اور اسی پر ہی بس نہیں بلکہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ہستی جو کہ ہمارے لیے اسوہ اور نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے وہ عظیم شخصیت بھی ساری زندگی اپنے اللہ سے دعا کرتی رہی اور اپنے صحابہ اور اپنی امت کو اپنی عملی زندگی کے ساتھ جہنم سے بچنے کے لیے دعائیں کرنے کا حکم بھی دیا ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس قدر اہتمام کے ساتھ یہ دعا سکھاتے جیسے انھیں قرآن مجید کی ایک سورت سکھاتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے تھے کہو:

«اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

[1] سورۃ الفرقان: 65-66.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ»۔ ①

''اے اللہ! ہم جہنم کے عذاب سے تیری پناہ میں آتے ہیں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں زندگی اور موت کے فتنوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں''۔

اور اسی طرح سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت کائنات اکثر و بیشتر یہ دعا کیا کرتے تھے: ②

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ ③

''پروردگار ہم کو دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت بخشیو اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیو''

اور اسی طرح قافلہ حدیث کے عظیم راہ رو، فن حدیث کے عظیم امام حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کے بارہ میں صاحب حلیۃ الاولیاء لکھتے ہیں:

كان سفيان الثوری يستيقظ مرعوباً يقول النار النار ويقول شغلني ذكر النار عن النوم والشهوات ثم يتوضأ ويقول اثر وضوءه اللهم انك عالم بحاجتي غير معلم وما اطلب الا فكاك رقبتي من النار۔ ④

---

① صحیح مسلم:590

② صحیح بخاری:6389

③ سورۃ البقرۃ:201

④ حلیۃ الأولیاء:60/7

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''سفیان ثوری رحمہ اللہ رات کو ڈر کر بیدار ہو جاتے اور فرماتے: آگ، آگ اور پھر کہا کرتے تھے جہنم کی آگ کے ذکر کرنے نے میری میٹھی نیند اڑا دی ہے اور میری شہوت کا قلع قمع کر دیا ہے اور پھر وضو کر کے فوراً بعد اپنے خالق و مالک کے حضور گڑگڑاتے اور فرماتے: اے میرے اللہ! تو بغیر کسی دوسرے کے بتلائے میری حاجت وضرورت کو جانتا ہے کہ میری تیرے حضور صرف ایک ہی التجا ہے کہ میری گردن کو جہنم سے آزاد فرما دے''۔

اس لیے میرے عزیز قارئین! ہمیشہ جہنم سے آزادی حاصل کرنے کی اپنے رب سے دعا کرتے رہا کریں اور دعا کے اندر مکمل خشیت الٰہی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اور کمال درجے کی عاجزی وانکساری، خشوع وخضوع کے ساتھ اپنے رب کی طرف پلٹیں۔

وضو کر کے حالت طہارت میں قبلہ رخ ہو کر اس کی حمد وثنا اور مدحت سرائی کرتے ہوئے اس کے اسمائے حسنیٰ کے واسطے دے دے کر اسے پکارو، دامن اٹھا کر اس رب جلیل سے دعائیں کیجیے اور اکثر وبیشتر توبہ استغفار کرتے رہا کریں اور ان اوقات کے متلاشی رہا کریں جن میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو رد نہیں کرتے، وہ چھ مواقع ہیں:

1۔ تہجد کا وقت

2۔ اذان کا وقت

3۔ اذان اور اقامت کے درمیان والا وقت

4۔ فرضی نمازوں کے بعد

5۔ جب جمعہ والے دن امام منبر پر چڑھ رہا ہو، اس وقت سے لے کر نماز ہو جانے تک

6۔ دن کے آخری پہر عصر کے بعد۔

ان اوقات میں اپنے رب سے خاص طور پر دعا کیا کریں کہ رب کائنات ہمیں جہنم

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے آزاد فرما دے اور دعا کرنے کے بعد کوشش کریں کچھ نہ کچھ اپنے اللہ کی راہ میں صدقہ کریں ایسی دعا بھی رد نہیں ہوتی، زمین و آسمان کے خالق و مالک کے حضور التجا ہے کہ وہ رب حقیقی مجھے میرے والدین، بہن بھائی، عزیز واقارب، اساتذہ اکرام اور تمام قارئین اور امت محمدیہ کے تمام مواحدوں کو جہنم سے آزاد فرما کر جنت کا حق دار بنائے، آمین یا رب العالمین۔

......✱......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارہواں سبب:

روزہ رکھنا

بپھرتی اور دھاڑتی ہوئی جہنم سے بچاؤ اور آزادی کا بارہواں سبب ہدیہ قارئین کرتے ہیں اور وہ روزہ رکھنا ہے، نبی اکرم ﷺ نے روزے کو جہنم سے بچنے کے لیے ڈھال قرار دیا ہے جیسے میدانِ کارزار اور میدانِ حرب وضرب میں ایک مجاہد دشمن کے خلاف لڑ رہا ہوتا ہے ایک ہاتھ سے تلوار تھامے ہوئے دشمن کے پرخچے اڑا رہا ہوتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے وہ دشمن کے وار سے محفوظ رہنے کے لیے ڈھال کو ہاتھ میں لیے ہوئے ہوتا ہے جب بھی دشمن کی طرف سے تیر وتفنگ کی بارش ہو یا برق آسانی کی طرح چمکتی ہوئی تلواروں کے وار ہوتے ہیں تو وہ ڈھال کے ذریعے سے اپنا دفاع کر لیتا ہے، بعینہٖ نبی کل کائنات جناب محمد کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ بھی ڈھال ہے جہنم کے عذابوں سے بچاؤ کے لیے، جیسا کہ طبرانی کی روایت ہے، سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول ہاشمی محمد عربی ﷺ نے فرمایا:

«اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ یَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ».[1]

''روزہ ڈھال ہے جس کو استعمال کر کے بندہ جہنم کی آگ سے محفوظ رہ سکتا ہے''۔

اور اسی طرح ایک اور حدیث نبوی میں ہے کہ رسول کائنات ﷺ نے فرمایا:

«اَلصِّیَامُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ کَجُنَّةِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْقِتَالِ».[2]

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی:8304

[2] سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی محمد بن ابی یعقوب:2230

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”روزہ جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے ایسی ڈھال ہے جیسی تم میں سے کوئی ایک شخص جنگ میں دشمن کے وار سے بچنے کے لیے ڈھال لیتا ہے“۔

اور اسی طرح سنن ترمذی کی روایت ہے حدیث قدسی ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

«إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ: كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ»۔ ①

”بے شک تمھارے خالق و مالک فرماتے ہیں ہر نیکی دس گنا سے لے کر سو تک اور سات سو سے چودہ سو تک بڑھا دی جاتی ہے، روزہ میرے لیے ہے اور اس کا اجر بھی میں ہی دوں گا اور روزہ جہنم سے بچاؤ کے لیے ڈھال ہے“۔

روزہ جہنم کے سامنے ڈھال کیسے بن سکتا ہے اس کا اندازہ نبی اکرم ﷺ کے اس ارشادِ گرامی سے لگایا جا سکتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا بَاعَدَ اللهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا»۔ ②

”جو بندہ اللہ کے راستے میں ایک روزہ رکھتا ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس آدمی کے چہرے کو ستر سال کی مسافت جہنم کی آگ سے دور کر دیتے ہیں“۔

اور اسی طرح نبی مکرم رسول معظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

«مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ»۔ ③

---

① جامع ترمذی، کتاب الصوم، باب فضل الصوم: 764

② سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب من صام فی سبیل اللہ: 1717

③ جامع ترمذی، أبواب فضائل الجہاد، باب ما جاء فی فضل الصوم فی سبیل اللہ: 1624

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے درمیان اور جہنم کے درمیان ایسی خندق بنا دیتے ہیں جتنی زمین و آسمان کے درمیان مسافت اور دوری ہے''۔

اسی طرح رب کائنات روزہ رکھنے کی وجہ سے بندے کو جہنم سے دور کر دیتے ہیں، کیونکہ روزہ اللہ تعالیٰ کو بڑا ہی پسند ہوتا ہے اور اس کے ساتھ اللہ اپنے بندوں کے زندگی کے گناہوں کو بھی معاف فرما دیتے ہیں۔

اور اسی وجہ سے کئی گناہ ایسے ہیں جن کے کفارہ میں اللہ تعالیٰ نے روزے کو مشروع قرار دیا ہے، جیسے قتل خطا ہے، ظہار ہے، رمضان میں بیوی سے جماع کرنا ہے اور اسی طرح قسم توڑنے کے بھی روزہ رکھے جائیں گے اس سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ روزہ گناہوں کو مٹاتا ہے اور ان کے اثرات کو زائل کرتا ہے اور آدمی کی زندگی کو خوبصورت بناتا ہے۔

جب بندے کی زندگی کی یہ صورتِ حال ہو تو پھر مالک کائنات اپنے فضل و رحمت کے ساتھ اپنے بندے کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارا خالق و مالک اپنی رحمت سے روزے رکھنے اور نبھانے کی توفیق عطا فرما کر ہمیں جہنم سے آزاد فرمائے، آمین یارب العالمین۔

......*......

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تیرھواں سبب:

صغرسنی میں فوت ہونے والے بچے

اللہ رب العزت کی شعلہ فگن جہنم سے آزادی اور بچاؤ کا تیرھواں سبب وہ بچے بنیں گے جو اپنی کم عمری اور صغرسنی میں یعنی سن بلوغت سے پہلے ہی فوت ہو گئے تو وہ اپنے والدین کے لیے قیامت کے دن جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ اور جہنم کے سامنے آڑ وحجاب بنیں گے اور انھیں اللہ کی جنت میں لے کر جائیں گے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ گرامی ہے، سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ اس کو روایت کرتے ہیں:

جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللهُ، فَقَالَ: «اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا»، فَاجْتَمَعْنَ، فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً، إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ»، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوِ اثْنَيْنِ؟ قَالَ: فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: «وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ». [1]

"رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی، اس نے آکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مرد آپ کی حدیثیں لے گئے ہیں، ہمارے لیے بھی آپ ایک دن

[1] صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب تعلیم النبی ﷺ: 7310

www.kitabosunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقرر فرما دیں جس میں ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ ہمیں وہ علم سکھائیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں فلاں دن فلاں جگہ پر جمع ہو جایا کرو، تو عورتیں آپ کے فرمان کے مطابق اس جگہ پر جمع ہوئیں، آپ ﷺ ان کے پاس آئے اور ان کو اس تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مزین کیا ہوا ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہیں وہ بچے اس عورت کے لیے جہنم کے سامنے آڑ اور پردہ بن جائیں گے اور ان عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا: اگر دو بچے فوت ہوئے ہوں تو پھر اے اللہ کے رسول! اس نے یہ کلمات دو مرتبہ دہرائے تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: اگر دو ہی کیوں نہ ہوں، اگرچہ دو ہی ہوں اگرچہ دو ہی ہوں"۔

اور صحیح بخاری کی ایک روایت کے الفاظ ہیں:

«أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، كَانُوا حِجَابًا مِنَ النَّارِ»۔[1]

"جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہیں وہ بچے اس کے لیے جہنم کی آگ کے سامنے پردہ اور آڑ بن جائیں گے"۔

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت کے الفاظ ہیں:

«لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ»۔

"یعنی ایسے تین بچے جو سن بلوغت کو نہیں پہنچے"۔

یعنی فوت ہو گئے تو وہ اپنے والدین کے لیے قیامت کے دن جہنم سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ امْرَأَةٌ بِصَبِيٍّ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أُدْعُ

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب فضل من مات له ولد: 1249

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ لَہٗ»۔ ①

نبی کل کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت اپنا ایک بچہ لے کر آئی اور عرض کرتی ہے اللہ کے رسول ﷺ اس کے لیے دعا فرمائیں، اس سے پہلے میرے تین بچے فوت ہو چکے ہیں، اس کے لیے عمر میں زندگی میں برکت کی دعا فرما دیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

لَقَدْ دَفَنْتِ ثَلَاثَةً قَالَتْ نَعَمْ۔

''تو نے اپنے تین بچے دفن کیے ہیں؟ تو اس نے جواب میں عرض کی: جی ہاں''۔

تو رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا:

«لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ»۔

''تو نے اللہ کی جہنم کے سامنے بہت مضبوط دیوار اور آڑ کھڑی کر لی ہے''۔

یعنی یہ فوت ہونے والے بچے قیامت کے دن تیری کامرانی اور کامیابی کے لیے بہت بڑی آڑ اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہوں گے۔

اور پھر یہ بچے والدین کو کھینچ کر اللہ کی جنتوں کے مہمان بنائیں گے، جیسا کہ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللهُ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمُ الْجَنَّةَ»۔ ②

''وہ دو مسلمان مرد اور عورت جن کی اولاد میں سے تین بچے بلوغت کی عمر تک پہنچنے سے پہلے فوت ہو گئے وہ تینوں بچے اللہ کی خاص رحمت اور اس کے فضل

① مصنف ابن ابی شیبہ: 252/3

② سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب من یتوفی لہ ثلاثۃ: 1876

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اپنے والدین کو اللہ کی جنت میں داخل کر کے ہی چھوڑیں گے“۔

اور یہی بچے قیامت کے دن اللہ کی جنت کے سامنے اپنے والدین کا استقبال کریں گے اور اپنے والدین کے لیے جنت کے دروازے کھلائیں گے، جیسا کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا کرتا تھا اور اس کے ساتھ اس کا ایک چھوٹا سا بیٹا بھی ہوتا تھا، جب وہ مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے آتا تو وہ بچہ اپنے والد کے ساتھ ہی ہوتا تھا تو آپ ﷺ اسے دیکھ کر خوش ہوتے، ایک دن آپ نے اس آدمی سے پوچھا: کیا تو اس بچے سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے، تو اس نے جواب میں کہا: جی ہاں! اللہ کے رسول میں اس بچے سے بہت پیار کرتا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: أَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا أُحِبُّهُ ”اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ اس طرح محبت کرے جیسے میں محمد ﷺ اپنے اللہ سے محبت رکھتا ہوں“ ابھی اس بات کو چند روز ہی گزرے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بچے کو گم پایا، یعنی بچہ نظر نہیں آرہا تھا تو آپ ﷺ نے اس آدمی سے فرمایا: آپ کا بیٹا کہاں گیا ہے؟ تو اس نے عرض کیا: محبوب آپ کے علم میں نہیں، وہ میرا بیٹا فوت ہو گیا ہے، تو اس وقت رحمت جہاناں رؤف رحیم پیغمبر ﷺ نے اپنے اس ساتھی کو تسلی اور دلیری دیتے ہوئے فرمایا:

«أَمَا يَسُرُّكَ أَنَّهُ كُلَّمَا أَتَيْتَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ تَسْتَفْتِحُهُ يَسْعَى حَتَّى يَفْتَحَ لَكَ» ۔[1]

قیامت کے دن رب کائنات کے دربار میں جب تو جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر جا کر دستک دے گا تو یہ بچہ تیرے لیے رب کائنات کی جنت کا دروازہ کھولے گا، بلکہ بھاگتا ہوا آئے گا اور اپنے والدین کے لیے جنت کا دروازہ کھولے گا۔

تو وہاں پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ کے رسول! کیا یہ اس کے ساتھ خاص ہے یا تمام لوگوں کے لیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عام لوگوں کے لیے بھی ہے۔

[1] شعب الایمان للبیھقی، باب فی الصبر علی المصائب:9297

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس طرح یہ بچے قیامت کے دن اپنے والدین کے لیے جہنم سے بچاؤ اور جنتوں کے مہمان بننے کے سبب ٹھہریں، اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری فوت ہونے والی بیٹی کو میرے لیے میری رفیقہ حیات کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بنا دے اور دیگر جن لوگوں کے بچے اس عمر میں دنیا سے چلے گئے اللہ ان کے لیے بھی توشہ آخرت بنائے، آمین ثم آمین۔

......*......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چودھواں سبب:

تقویٰ اور پرہیزگاری

بندوں کے لیے غضب الٰہی اور قہر الٰہی بن جانے والی اللہ کی جہنم سے بچانے اور محفوظ رہنے کے اسباب میں سے چودھواں سبب معزز قارئین کے لیے صفحات قرطاس کے سپرد کیا جارہا ہے اور وہ سبب تقویٰ ہے۔

قارئین کرام! تقویٰ ایک ایسی قیمتی اور انمول دولت ہے جس کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ نے تمام تر عبادات کا حکم دیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقیدہ توحید پر کاربند رہنے کا حکم دیا ہے اور اپنی عبادت کا بار بار حکم دیا ہے اب یہ عبادت کرنی ہے تو اس کا مقصد کیا ہے؟ قرآن نے ساتھ ہی اس مقصود و مطلوب کو واضح فرما دیا ہے اور وہ تقویٰ ہے، ارشادِ ربانی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝٢١﴾[1]

”لوگو! اپنے پروردگار کی عبات کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچو“

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے روزہ رکھنے کا حکم کیا ہے تو اس بھوکا پیاسا رکھنے کا بھی مقصد اور فلسفہ بیان فرمایا اور وہ ایک حکمت ہے کہ میرے بندوں کے دلوں میں تقویٰ پیدا ہو جائے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

[1] سورۃ البقرۃ:21

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾[1]

''مومنو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بنو''۔

اور اسی طرح قربانی کرتے ہیں، اللہ کے راستے میں جانور ذبح کرتے ہیں وہاں بھی یہی مقصد ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ﴾[2]

''اللہ تک نہ اُن کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون۔ بلکہ اس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ اسی طرح اللہ نے ان کو تمہارا مسخر کر دیا ہے تاکہ اس بات کے بدلے کہ اس نے تم کو ہدایت بخشی ہے اسے بزرگی سے یاد کرو۔ اور (اے پیغمبر) نیکوکاروں کو خوشخبری سنا دو''۔

غرض کہ تمام عبادات کے پس پردہ جو مقصد ہے وہ بندوں کے اندر تقویٰ پیدا کرنا ہے، کیونکہ جنت کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے ساتھ ہی معلق کیا ہوا ہے، آیئے پورے قرآن کا ایک ایک حرف پڑھ لیجیے جہاں بھی جنت کا تذکرہ ہے وہاں اللہ نے تقویٰ کا ضرور تذکرہ فرمایا ہے، کیونکہ حصول جنت اور جہنم سے بچاؤ کا بڑا اہم ترین اور بنیادی سبب تقویٰ ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّي

---

[1] سورۃ البقرۃ:183

[2] سورۃ الحج:37

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾[1]

''اور تم میں کوئی (شخص) نہیں مگر اسے اس پر گزرنا ہوگا۔ یہ تمہارے پروردگار پر لازم اور مقرر ہے۔ پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے۔ اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے''۔

قرآنِ کریم کی اس آیت مقدسہ سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ جہنم سے نجات حاصل کرنے والے وہی لوگ ہوں گے جن کے پاس تقویٰ جیسا عظیم جوہر ہوگا، دنیا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور گناہوں سے کنارہ کش ہو کر زندگی گزارتے رہے، ان لوگوں کو اللہ جہنم سے بچالیں گے۔

اور سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی محترم رسول معظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں کو سب سے زیادہ کون سی چیز جہنم سے بچا کر جنت میں پہنچائے گی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ»۔[2]

''اللہ کا ڈر اور خوف اور اسی طرح اچھا اخلاق''۔

پھر آپ ﷺ سے سوال ہوا کون سی چیز لوگوں کو سب سے زیادہ جہنم میں پہنچائے گی؟ تو رحمت کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ»۔

''منہ اور شرم گاہ''۔

کیونکہ اکثر وبیشتر گناہ انھیں دو اعضاء کی طرف سے ہوتے ہیں، یعنی ان کا بنیادی اور اساسی کردار ہوگا اس لیے آپ ﷺ نے انھیں سب سے زیادہ جہنم میں لے جانے

---

[1] سورۃ مریم:72،71

[2] سنن ترمذی:2004، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

والے اعمال قرار دیا ہے، لہٰذا جہنم سے آزادی اور بچاؤ حاصل کرنے کے لیے ان دو اعضاء کی حفاظت بہت ضروری ہے اور ان کی حفاظت صحیح معنوں میں اس وقت ہی ہوگی جب آپ کے دامن میں تقویٰ اور پرہیز گاری کا انمول تحفہ ہوگا۔

اور عزیز قارئین! جہنم کو شہوات اور نفسانی خواہشات کے ساتھ ڈھانپا گیا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ گرامی ہے:

«حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ»۔[1]

''جنت کو ان کاموں سے ڈھانپا گیا ہے جو کام طبع انسانی پر بڑے بوجھل اور ناگوار سے محسوس ہوتے ہیں''۔

اور جہنم کو ایسے کاموں سے مزین اور خوبصورت بنایا گیا ہے جو انسان کے لیے بظاہر بڑے لذت والے اور نفع مند اور جلد ملنے والے فائدوں سے معمور ہوتے ہیں، لیکن حقیقی معنوں میں وہ جہنم کا راستہ ہوتا ہے اور تقویٰ کا تقاضا ہے کہ بندہ اپنی تمام تر خواہشات اور شہوات کو اپنے خالق و مالک کے تابع شریعت اسلامیہ کے اصولوں کا پابند بنا کر رکھے، جہنم سے نجات کے لیے یہ چیز از حد ضروری ہے کہ بندہ اپنی خواہشات کا بچاری نہ بن جائے اور اپنی شہوات میں غرق ہو کر اپنے رب کو ہی بھول جائے تو یقیناً اس کا انجام کار بھڑکتی ہوئی جہنم ہی ہوگا۔

اللہ رب العالمین سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں تقویٰ کی عظیم نعمت سے مالا مال فرما کر جہنم سے آزاد فرما دے اور جنت کا حق دار بنا دے، آمین یا رب العالمین۔

......*......

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها:2822

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پندرھواں سبب:

ایک مسلمان کو آزاد کرانا

شعلہ فگن اللہ کی جہنم سے بچاؤ اور آزادی حاصل کرنے کا پندرھواں سبب کسی مسلمان کو رہا کروانا ہے اور یہ رہائی مختلف طرح کی ہے ایک تو یہ ہے کہ مسلمان کو غلامی سے آزاد کرنا یا کوئی ناحق پابند سلاسل اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہا ہے تو آزاد اور رہا کروانے والا شخص اتنا عظیم عمل کر رہا ہے کہ رب کائنات اسے اپنی جہنم سے آزادی عطا فرما دیتے ہیں، جیسا کہ سنن ترمذی کی روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ، أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا، كَانَ فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ، يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ، وَأَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ، أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ، كَانَتَا فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ، يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ، أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً، كَانَتْ فَكَاكَهَا مِنَ النَّارِ، يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهَا»۔[1]

”جو مسلمان کسی مسلمان کو آزاد کرے تو وہی جہنم سے نجات کا اس کے لیے سبب بن جائے گا، اس کا ہر عضو اسے کے ہر عضو کو آزاد کر دے گا اور جو شخص دو مسلمان عورتوں کو آزاد کرے تو وہ دونوں اس کو جہنم سے آزدای دلا دیں گی، اور ان دونوں کا ہر عضو اس کے ہر عضو کی آزادی کا سبب بن جائے گا اور جو مسلمان عورت کسی مسلمان کو آزاد کرے تو وہ جہنم سے آزادی کا اس کے لیے

[1] سنن ترمذی، کتاب النذور والایمان:1547

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سبب بنے گی، اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو کو آزاد کر دے گا''۔

اور اسی طرح صحیح مسلم کی حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً، أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ، حَتَّى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ»۔[1]

''جس نے کسی مومن غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کے اعضا کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں حتی کہ اس کی شرم گاہ کے بدلے اس کی شرم گاہ کو آزاد کر دیا جاتا ہے''۔

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان احادیث نبویہ پر اور جہنم سے بچاؤ اور آزادی حاصل کرنے کے لیے کیسے عمل کرتے تھے اس کا اندازہ ذیل میں درج کی جانے والی روایت سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا، اسْتَنْقَذَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ»، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَذَكَرْتُهُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، فَأَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ»۔[2]

''جس مسلمان نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے تمام اعضا کو جہنم کی آگ سے نجات اور خلاصی عطا فرما دیتے ہیں، تو سعید بن مرجانہ رحمہ اللہ جو علی بن حسین کے شاگرد تھے وہ فرماتے ہیں جب میں نے یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی تو

[1] صحیح مسلم، کتاب العتق، باب فضل العتق: 1509

[2] صحیح مسلم، کتاب العتق، باب فضل العتق: 1509

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میں علی بن حسین کے پاس گیا اور ان کے سامنے اس حدیث کا تذکرہ کیا تو علی بن حسین نے اپنا وہ غلام آزاد کیا جو ان کو ابن جعفر نے دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار کا دیا تھا"۔

ایک وہ شخص ہے جس نے ایک غلام یا گردن کو آزاد کروایا ہے، اس کا اجر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس غلام کے بدلے میں جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں اور جس بندے نے اپنی زندگی میں سینکڑوں غلام آزاد کیے، جو مسلمان ہو کر غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے انہیں آزاد کروایا اس کے اجر وثواب کا رب کائنات کے ہاں کیا عالم ہوگا، جس طرح کہ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں سینکڑوں غلام آزاد کیے، روایت کے الفاظ ہیں:

أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ، وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ، فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ، وَأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ، قَالَ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا - يَعْنِي أَتَبَرَّرُ بِهَا -؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ». ①

"بے شک حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے اپنے کفر کے زمانہ میں سو غلام آزاد کیے تھے اور سو اونٹ لوگوں کی سواری کے لیے دیے تھے، پھر جب اسلام لائے تو سو اونٹ لوگوں کی سواری کے لیے دیے اور سو غلام آزاد کیے، پھر انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! بعض ان نیک

① صحیح بخاری: 2538

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اعمال کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جنھیں میں ثواب کی نیت سے کفر کے زمانہ میں کیا کرتا تھا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا: جو نیکیاں تم پہلے کر چکے ہو انہی کی بدولت ہی تم مسلمان ہوئے ہو"۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس عمل کا بہت خیال رکھتے تھے اس لیے کہ یہ عمل جہنم سے آزادی کا بہت بڑا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یارب العالمین۔

......*......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سولہواں سبب:

صبح وشام کے اذکار میں یہ دعا پڑھنا

اللہ تعالیٰ کی بھڑکتی ہوئی جہنم سے آزادی اور بچاؤ کے لیے سولہواں سبب قارئین کی خدمت عالیہ میں پیش کر رہے ہیں اور وہ سبب ذیل میں درج کی جانے والی دعا کو صبح وشام کے اذکار میں شامل کر کے پڑھنا بھی جہنم سے بچاؤ کا بڑا ہی قیمتی سامان ہے، سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اس روایت کے راوی ہیں، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان نبوت سے اعلان فرمایا:

«مَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ مَلَآئِكَتِكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ وَاُشْهِدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، مَنْ قَالَهَا مَرَّةً اَعْتَقَ اللهُ ثُلُثَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَعْتَقَ اللهُ ثُلُثَيْهِ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا اَعْتَقَ اللهُ كُلَّهُ مِنَ النَّارِ»۔[1]

"جس شخص نے کہا: اے اللہ! بے شک میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں اور اسی طرح عرش کو اٹھانے والوں کو اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو گواہ بناتا ہوں، بے شک تو ہی اللہ ہے، تیرے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور

[1] مستدرک حاکم: 182/2، سلسلہ صحیحہ: 21/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، جس نے یہ کلمات ایک مرتبہ کہے اس کا تیسرا حصہ اللہ جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں اور جس نے یہ کلمات دو مرتبہ کہے اس کے دو حصے اللہ جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں اور جس نے تین مرتبہ یہ کلمات کہے اس کے سارے جسم کو اللہ جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں"۔

مذکورہ بالا دعا کو جو شخص صبح وشام کے اذکار کے ساتھ تین مرتبہ پڑھ لیتا ہے نبی کائنات جناب محمد کریم ﷺ نے اس بندے کو اپنی زبان نبوت سے یہ پروانہ سنا دیا ہے کہ رب ذوالجلال والاکرام اس کے پورے جسم کو جہنم سے آزادی عطا فرما دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ خالق و مالک کائنات اس ذکر اور دعا کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

......*......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سترھواں سبب:

سبحان اللہ، الحمد اللہ کہنا

جہنم کی پر خطر اور خار دار وادیوں سے محفوظ رہنے اور بچاؤ حاصل کرنے کا سترھواں سبب کثرت کے ساتھ اپنی زبان کو ہمہ وقت سبحان اللہ، الحمد للہ کے عظیم المرتبت اور بابرکات کلمات کے ساتھ تر رکھنا ہے، جو شخص ان کلمات کو اپنی زبان سے ادا کرتا رہتا ہے، نبی کریم جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی وما ینطق عن الھوی والی زبان نبوت سے اعلان فرمایا ہے کہ بندے کے لیے یہ کلمات قیامت کے دن جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ اور سبب بن جائیں گے، جیسا کہ سنن نسائی کی روایت ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کو بیان فرماتے ہیں کہ نبی کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«خُذُوا جُنَّتَكُمْ».

''تم اپنی ڈھال کو مضبوطی سے تھام کر رکھو''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس دشمن کے مقابلہ میں جو ہمارے سامنے آئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَا وَلٰكِنْ جُنَّتُكُمْ مِنَ النَّارِ، قُولُوا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُجَنِّبَاتٍ وَمُعَقِّبَاتٍ وَهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ». [1]

''نہیں، جہنم سے بچاؤ کے لیے مضبوطی کے ساتھ ڈھال کو پکڑو اور وہ ڈھال سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور اللّٰهُ أَكْبَرُ کہنا ہے، یقیناً یہ

---

[1] سنن نسائی الکبری، کتاب عمل الیوم واللیلۃ: 10684، صحیح الجامع: 3214

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کلمات قیامت کے دن بندے کے لیے جہنم سے بچاؤ کا سامان بن کر آئیں گے اور آدمی کے محافظ و پاسبان بن کر آئیں گے اور یہی باقی رہنے والے نیک اعمال ہیں:

اس لیے ہمیں کبھی بھی ان کلمات کے حوالہ سے سستی اور غفلت نہیں برتنی چاہیے، ہمہ وقت اپنی زبان سے ان کلمات کا ورد کرتے رہنا چاہیے، کیونکہ یہ کلمات قیامت کے دن بندے کے لیے جہنم سے بچاؤ کا بڑا قیمتی اور انمول وظیفہ ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین ثم آمین۔

......*......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اٹھارواں سبب:

کسی محتاج کو ذریعہ معاش کے لیے قرضِ حسنہ دینا

جہنم سے آزادی اور بچاؤ کے حصول کے لیے اٹھارواں سبب قرضِ حسنہ دینا ہے جو شخص کسی محتاج بے سہارا اور نادار مرد یا عورت کو قرضِ حسنہ دیتا ہے تاکہ وہ اپنے معاشی حالات بہتر کر سکے اور رزق حلال کما کر اپنے بچوں کا پیٹ پال سکے ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ ایک غلام آزاد کرنے کا اجر عظیم عطا فرما دیتے ہیں اور جو غلام آزاد کرتا ہے اللہ اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیتے ہیں، جیسا کہ مسند احمد کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ وَرِقًا، أَوْ ذَهَبًا، أَوْ سَقَى لَبَنًا، أَوْ هَدَى زِقَاقًا، فَهُوَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ»۔ [1]

”جس نے چاندی یا سونے کا عطیہ دیا (یعنی کسی کو روپے پیسے دیے) یا دودھ پلایا یا کسی بھولے بھٹکے کو راستہ بتایا تو اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے“۔

اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«كُلُّ قَرْضٍ صَدَقَةٌ»۔ [2]

”ہر قرضہ صدقہ ہے“۔

---

[1] مسند احمد:18403

[2] شعب الایمان:3564

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

یہ قرضِ دینے والے کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے ہاں صدقہ شمار ہوتا ہے اور سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرض کا اجر اور ثواب صدقہ سے زیادہ ہوتا ہے، جیسا کہ شعب الایمان کی روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

«دَخَلَ رَجُلُ الْجَنَّةَ فَرَاى عَلَى بَابِهَا مَكْتُوبًا الصَّدَقَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَالْقَرْضُ بِثَمَانِيَةِ عَشَرَ». [1]

"ایک آدمی جنت میں داخل ہوا اور اس نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ کا اجر دس گنا بڑھا کر عطا کیا گیا ہے اور قرض کا اجر رب ذوالجلال والاکرام نے اٹھارہ گنا بڑھا کر عطا کیا ہے"۔

اس لیے میرے عزیز بھائی! جب آپ سے کوئی قرض مانگے تو بخل کیے بغیر اس کو دے دیا کرو اور سوچ فکر یہ رکھا کر یہ جہنم سے آزادی کے اسباب میں سے ایک سبب ہے کہ تیرے قرضہ دینے کی وجہ سے تیرے دنیا میں دیے ہوئے بطور قرض روپے پیسے تجھے جہنم سے آزاد کروادیں تو یہ سودا مہنگا نہیں ہے۔

اور اللہ رب العزت کے نزدیک مجبور کی حاجت وضرورت کو پورا کرنا یا کسی راستے سے بھٹکے ہوئے کی راہنمائی کرنا، یا کسی اندھے کے بازو کو پکڑ کر اس کی منزل مقصود تک پہنچا دینا بغیر کسی شک وشبہ کے جلیل القدر اعمال ہیں اور خاص طور پر منہج کتاب وسنت سے بھولے بھٹکے لوگوں کو کتاب وسنت کی طرف راہ کر دینا بھی اللہ کے ہاں بہت پسندیدہ عمل گردانا گیا ہے، اللہ ہمیں پریشان حال لوگوں کا مداوہ بننے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

......*......

[1] سلسلہ صحیحہ:3407

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انیسواں سبب:

رب کے راستے میں دشمن اسلام کے خلاف تیر پھینکنا

جہنم سے بچاؤ کا انیسواں سبب میدانِ جہاد میں اللہ کے راستے میں لڑتے ہوئے ایک آدمی دشمن اسلام کے خلاف لڑتے ہوئے اپنا تیر اس کی طرف پھینکتا ہے تو اس کا یہ تیر پھینکنا جو اس نے اعلائے کلمۃ اللہ اور اسلام کی سربلندی اور بالادستی کے لیے پھینکا ہے رب کائنات کو اتنا پسند ہے کہ اللہ اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا اجر عطا کرتے ہیں اور غلام کو آزاد کرنے کا اجر اللہ کی جہنم سے آزادی اور بچاؤ ہے، جیسا کہ معجم طبرانی کی روایت ہے نبی کل کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَيُّمَا مُسْلِمٍ رَمٰي بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَلَغَ مُخْطِئًا اَوْ مُصِيْبًا فَلَهٗ مِنَ الْاَجْرِ كَرَقَبَةٍ». [1]

"جو بھی مسلمان آدمی اللہ کے راستے میں تیر پھینکتا ہے وہ تیر خطا ہو گیا تب بھی اگر اپنے نشانے پر لگا ہے تب بھی اللہ تعالیٰ پھینکنے والے کو ایک غلام کو آزاد کرنے کے برابر اجر اور ثواب عطا کر دیتے ہیں"

اور عام فہم انداز میں یوں کہیے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں۔

یہ تو اس کے لیے ہے جس پر جہاد فرض ہو چکا ہے اور اسی حدیث سے ہی علمائے کرام نے تیر اندازی اور اس کی تعلیم کی فضیلت پر استدلال لیا ہے یہ عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے۔

---

[1] الجامع الصغیر وزیادتہ:4505

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور جہاد فی سبیل اللہ یعنی غیر مسلم کے خلاف برسر پیکار ہونے کے علاوہ اسی حدیث میں یہ بھی چیز شامل ہے:

﴿وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا﴾.[1]

"اور اس کے ساتھ ان سے جہاد کر، بہت بڑا جہاد"۔

یعنی علم کتاب وسنت کا جہاد علم کی روشنی اور احکام الٰہی کی تعلیم بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن کریم کی اس آیت کریمہ کے حوالے سے جہاد ہی شمار ہوتا ہے۔

اور اسی طرح تعلیم کتاب وحکمت کے زیور سے آراستہ ہوکر، اس اسلحہ سے مسلح ہوکر دعوت الی اللہ کے میدان میں تیر اندازی کرنا بھی اسی میں شامل ہے جب کسی ایک آدمی کو عقیدہ توحید اور منہج نبوی کی دعوت دی وہ مسلمان ہو گیا تیر خطا نہ گیا کہ اس کے متعلق بھی معلم ومربی اعظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے کہ اگر آپ کی اس دعوت کی وجہ سے ایک آدمی بھی مسلمان ہو جاتا ہے تو دنیا کا ئنات کی تمام خیرات اور بھلائیوں میں سے سب سے بہتر اور اعلیٰ عمل ہے، کیونکہ خیر، نیکی اور بھلائی کی طرف راہنمائی کرنے والے کو بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا کرنے والے کو ملتا ہے۔

اس لیے عزیز قارئین! آپ بھی اپنے تیر پھینکیں کتاب وسنت کی نشر واشاعت کے لیے ، اللہ اور اس کے رسول کے فرامین کی مساعدت اور ترویج کے لیے اور نبی اکرم ﷺ کی سنت کے خلاف برسر پیکار لوگوں کے غلط ارادوں کا قلع قمع کرنے کے لیے آپ اپنی تمام تر کوششیں وکاوشیں صرف کیجیے اور اسی طرح دین کے طلبہ پر خرچ کیجیے ان کی کفالت کیجیے۔

اسی طرح حدیث کی کتابوں کی اشاعت میں حصہ ڈالیے، یہ سارے عمل آپ کی طرف سے فی سبیل اللہ تیر پھینکنے کی مد میں ہی ان شاء اللہ ہوں گے جس کے عوض میں مالک

---

[1] سورۃ الفرقان:52

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ارض وسما ضرور اپنی جہنم سے آزاد فرمادے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اللہ ہمیں ہر لحہ کتاب وسنت کا دفاع اور علم دین کی حفاظت کی توفیق نصیب فرمائے، آمین یارب العالمین۔

......*......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیسواں سبب:

بیٹیوں کی پرورش اور اچھی تربیت کرنا

جہنم سے بچاؤ کا بیسواں سبب اللہ تعالیٰ بندے کو بیٹیاں عطا فرمائیں تو ان کی پرورش خندہ پیشانی اور خوش دلی سے کرے اور پھر ان کی دینی اور نیک تربیت کرے، جب وہ شخص یہ عمل کرے گا تو ان شاء اللہ یہ بیٹیاں قیامت کے دن رب کائنات کے دربار میں اس کے لیے جہنم کے سامنے پردہ بن جائیں گی اور اس کے درمیان اور جہنم کے درمیان حائل ہو جائیں گی۔

بیٹیوں کو بوجھ اور عار نہ سمجھیے، بلکہ رحمت الٰہی سمجھیے، کیونکہ بعض جہالت کے مارے ہوئے لوگ ایسے ہیں کہ ان کے گھر میں بیٹی پیدا ہو تو ان کے گھروں میں صف ماتم بچھ جاتی ہے، بیوی کو گالیاں دیتے اور برا بھلا کہتے ہیں، اپنے لیے اتنا برا سمجھتے ہیں کہ اپنے دوستوں کو بتلانے میں بھی وہ شرم محسوس کرتے ہیں، حالانکہ یہ تو اللہ کا نظام ہے جسے چاہے بیٹیاں دے، جسے چاہے بیٹے دے اسے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لِلَّهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ ﴿٤٩﴾ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿٥٠﴾﴾ ۔[1]

"آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹے عطا فرماتا ہے، یا ان

[1] سورۃ الشوریٰ، آیت: 50،49

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کو بیٹے اور بیٹیاں (ملا کر) دونوں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے (کچھ بھی نہیں دیتا) بے شک وہ جاننے والا اور قدرت والا ہے"۔

اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے بیٹیاں دی ہیں ان کی اچھی تربیت کر کے اللہ کی جہنم سے بچنے کا سامان تیار کر، کیونکہ نبی محترم جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹیاں والدین کے لیے جہنم سے بچاؤ کا بہت بڑا ذریعہ ہیں، جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

«مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ»۔ ①

"جس شخص کو ان بیٹیوں میں سے کسی چیز کے ساتھ آزمائش میں ڈالا گیا، پس اس نے ان کے ساتھ احسان کیا، تو وہ اس کے لیے (جہنم کی) آگ کے مقابلے میں رکاوٹ بن جائیں گی"۔

اور اسی طرح ابن ماجہ کی روایت ہے نبی کائنات ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَأَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَّتِهِ كُنَّ لَهُ حِجَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ»۔ ②

"جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان (کی پیدائش) پر صبر کرے، انہیں اپنی استطاعت کے مطابق کھلائے، پلائے اور پہنائے تو وہ (بیٹیاں) روز قیامت (باپ اور دوزخ کی آگ کے درمیان) پردہ (بن کر حائل) ہو جائیں گی"۔

فرمان نبوی کے بعد اس مسئلہ میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ یہ بیٹیاں بندے کے

---

① صحیح بخاری، کتاب الزکوۃ، باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ: 1418

② سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالد والاحسان الی البنات: 3669

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیے جہنم سے بچاؤ کا بہت بڑا ذریعہ ہیں، اگر اس بات پر یقین کامل ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹیاں یا بہنیں عطا فرمائیں ہیں تو پھر کوشش کر محنت کر ان کے لیے رزق حلال کما، ان کی تعلیم وتربیت پر صرف کر، اور وقت صرف کر کے ان کی اچھی اور نیک کتاب وسنت اور دین الٰہی کے مطابق تربیت کرو، میرے محبوب کا وعدہ ہے اللہ تجھے جہنم سے محفوظ کر لیں گے۔

عزیز قارئین! اس تربیت، محنت اور کوشش کے پیچھے پھر جذبہ اخلاص بھی ہونا ضروری ہے کہ آپ ان کی تربیت کر رہے ہیں صرف اس نیت سے تاکہ اللہ تعالیٰ کی محبوب اور قریب ترین بندیاں بن جائیں تاکہ تیری اولاد تیرے اللہ کی فرماں بردار بن جائے، نا کہ اس لیے کہ تو لوگوں کے سامنے فخر کرے، اپنے آپ کو بڑا ثابت کرنے کے لیے اور لوگوں سے داد تحسین حاصل کرنے کے لیے اگر تیری سوچ یہ ہوگی تو پھر اللہ کے ہاں تیرے ان اعمال کی کوئی وقعت نہیں ہوگی، اس لیے ان کی تربیت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت مت کر، انہیں تعلیم کتاب وسنت سے آراستہ کر، انہیں قرآن یاد کروا، انہیں معاشرے کی باپردہ اور باحیا بیٹیاں بنا، انہیں خیر اور نیکی کے کاموں کی عادتیں ڈال، اگر تو اس اچھی نیت کے ساتھ ان کی تربیت کرے گا تو پھر ان شاء اللہ قیامت کے دن اللہ انہیں جہنم سے آزاد کر دے گا اور اس کے بدلے میں اللہ آپ کو بھی جہنم سے محفوظ فرما لیں گے اور یہ بیٹیاں تیرے لیے جہنم کے سامنے آڑ اور پردہ بند جائیں گی، جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ، وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا، فَسَأَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَهَا، فَقَالَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ». ①

"میرے پاس ایک عورت آئی اور اس کے ہمراہ اس کی دو بیٹیاں تھیں اس نے مجھ سے مانگا لیکن میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا میں نے اسے وہی عطا کر دی پس اس نے لے کر اسے اپنی دونوں بیٹیوں کو تقسیم کر کے دے دیا اور اس نے خود کچھ نہ کھایا پھر کھڑی ہوئی اور وہ اور اس کی بیٹیاں چلی گئیں پھر نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ سے اس کی اس حرکت کو بیان کیا تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کو بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا اور اس نے ان سے اچھا سلوک کیا تو وہ اس مرد کے لئے جہنم سے پردہ ہوں گی"۔

عزیز بھائیو! آج ہم نے سوچنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو بیٹیاں عطا فرمائی ہیں کیا یہ قیامت کے دن ہمارے لیے جہنم کے سامنے ڈھال بنیں گی، کیا ہم نے ان بیٹیوں کی دینی تربیت کی، آج بیٹیوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ یونیورسٹیز میں پڑھانے والو! کالجز کی تعلیم سے آراستہ کرنے والے میڈیکل کالج میں بیٹی پڑھ رہی ہے، ایم اے انگلش کر رہی ہے، بھائی کبھی یہ بھی سوچا کہ اس کو قرآن آتا، حدیث کی محبت دل میں ہے، یہ بھی تو تیری ذمہ داری ہے، یاد رکھ اگر تیری بیٹی بے پردہ، نیم عریاں لباس میں سکول جاتی ہے، کالج، یونیورسٹی جاتی ہے، غیر مردوں سے اختلاط ہے، بے نماز ہے، بے راہ روی کا شکار ہے، بوائے فرینڈز بنائے ہوئے ہیں، اللہ کی نافرمانیاں کرتی، بیوٹی پالروں میں زیب وزینت سے آراستہ ہو کر لوگوں کی نظروں کا مرکز بنتی ہے، پلکنگ، تھریڈنگ کرتی ہے، ناخن بڑھے ہوئے، سر سے دوپٹہ اترا ہوا ہے، غیر مردوں کے شانہ بشانہ ہے تو پھر خود ہی فیصلہ کر لے کہ

① صحیح مسلم: 2629

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیری یہ بیٹی تیرے لیے جہنم سے بچاؤ کا سامان ہے یا اللہ کی دہکتی ہوئی جہنم میں داخل ہونے کا ذریعہ اور باعث بن رہی ہے۔

اللہ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اولاد بیٹیوں کی اچھی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، تاکہ یہ بیٹیاں قیامت کے دن ہمارے لیے دوزخ سے بچاؤ کا ذریعہ اور باعث بن جائیں۔

آمین ثم آمین، یارب العالمین۔

......*......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اکیسواں سبب:

آدمی کی سواری

آگ کے بڑے بڑے شعلے پھینکنے والی جہنم سے بچاؤ کا اکیسواں سبب آدمی کی وہ سواری ہے جو اس نے لوگوں سے بے پرواہ ہونے کے لیے رکھی ہے تا کہ مجھے کام اور ضرورت کے وقت کسی سے مانگنی نہ پڑے، وہ سواری بھی قیامت کے دن جہنم کے درمیان اور بندے کے درمیان آڑ بن جائے گی، جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَأَطَالَ بِهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ طِيَلُهَا، فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا، وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، فَهِيَ لِذٰلِكَ أَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا، فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَهِيَ عَلَى ذٰلِكَ وِزْرٌ» ۔[1]

”گھوڑا ایک شخص کے لیے ثواب کا باعث ہے، اور ایک شخص کے لیے بچاؤ کا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المساقاۃ،باب شرب الناس والدواب من الانہار:2371

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ ہے، اور کسی کے لیے گناہ کا سبب ہے، باعث ثواب اس شخص کے لیے ہے جس نے گھوڑا اللہ کی راہ میں باندھا، اور اس کی رسی باغ یا چراگاہ میں دراز کر دی جس قدر وہ باغ یا چراگاہ میں چرے گا، اسی قدر اس کو ثواب ملے گا، اور اگر اس کی رسی ٹوٹ جائے، اور ایک بلندی یا دو بلندی پھاندے تو اس کے ہر قدم اور لید پر اس کو ثواب ملے گا اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے، اور اس سے پانی پی لے، اگرچہ اس کے پانی پلانے کا ارادہ نہ ہو، تو اس پر نیکیاں ملیں گی، اسی لیے یہ اس کے لیے اجر کا سبب ہے، اور وہ شخص جو اس کی مالداری کی وجہ سے اور سوال سے بچنے کے لیے باندھے اور اس کی گردن اور اس کی پیٹھ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو حق مقرر کیا ہے، اس کو نہ بھولے تو اس کے لیے بچاؤ کا ذریعہ ہے، اور جو شخص اس کو فخر و ریا کی وجہ سے یا اہل اسلام کی دشمنی کے لیے باندھے تو یہ اس کے لئے وبال ہوگا''۔

تو اس حدیث مبارکہ میں دوسرے نمبر پر ذکر کیا جانے والا گھوڑا اپنے مالک کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ اور سبب ہے، کیونکہ وہ اس نے اپنے سفروں اور اپنے اہل و عیال کی سہولت کے لیے پالا ہوا ہے تاکہ سفر کرتے وقت اپنی سواری میسر ہو، کسی کے سامنے دست دراز نہ کرنا پڑے، ضرورت بھی پوری ہوتی رہے اور ساتھ ساتھ وہ اپنے اللہ کا حق بھی نہیں بھولتا، کیا مطلب کہ سواری موجود ہے کوئی دوست آ گیا، کوئی رشتہ دار آ گیا، کوئی محلے والا آ گیا، جناب مجھے کہیں جانے کی ضرورت پڑ گئی ہے تھوڑی دیر کے لیے مجھے سواری چاہیے، اس کو دے دی، کوئی آ گیا میں نے مریض کو لے کر ہسپتال جانا ہے مجھے ذرا اپنی سواری عنایت فرما دیں، اس کو دے دیا یعنی لوگوں کی ضروریات و حاجات میں بھی لوگوں کے کام آتا ہے، آیئے ذرا ہم بھی اپنے معاشرے کا جائزہ لیں۔

جناب گھر کے اندر ڈبل ڈبل سواریاں رکھی ہوئی ہیں، موٹر سائیکل، کار، پراڈو ہے،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیگر گاڑیاں گیراج میں کھڑی ہیں، لیکن کس لیے صرف فخر کے لیے، دکھلاوے کے لیے، اپنے ٹور ٹپے کے لیے، اپنی ہیبت اور رعب جمانے کے لیے، لوگوں کو دھوکا دینے اور ورغلانے کے لیے کہ جناب بڑا امیر آدمی ہے، چار پانچ گاڑیاں رکھی ہوئی ہیں، اگر محلے میں کسی کو ضرورت پڑ گئی، کسی بیمار ولاغر کو لے جانے کے لیے کہا گیا تو جھوٹ پر جھوٹ بول رہا ہے او جی جناب گاڑی ابھی ادھر کھڑی تھی، کوئی آدمی لے کر گیا ہے، حالانکہ گاڑی گیراج میں کھڑی ہوئی ہے، ایسے نہیں کرتا لوگوں کے کام بھی آتا ہے، میرے محبوب نے فرمایا: یہ سواری اس کے لیے جہنم کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائے گی۔

اور پھر نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تین چیزیں جس شخص کو میسر آ گئیں وہ خوش نصیب اور سعادت مند ہے:

«اَلزَّوْجَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمَرْكَبُ الصَّالِحُ وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ»[1]

”نیک سیرت بیوی، اچھی سواری اور وسیع اور کھلا گھر“۔

اللہ تعالیٰ سے اچھی سواری کی دعا بھی کرنی چاہیے اور جب مل جائے تو پھر اس میں سے اللہ کا حق نہ بھلائیے جب آپ کا یہ کردار ہوگا تو پھر یہی سواری قیامت کے دن جہنم سے بچاؤ کا بہترین ذریعہ اور باعث بن جائے گی۔

اللہ سے دعا ہے اللہ ہمیں بھی اچھی سواری نصیب فرمائے۔

اور پھر اس میں اللہ کا حق یاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

......*......

[1] صحیح الجامع الصغیر وزیادته:3629

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بائیسواں سبب:

ارکانِ حج میں میدانِ عرفات کی حاضری

جہنم سے بچاؤ کا بائیسواں سبب حج کے ارکان میں سے ایک رکن میدانِ عرفات کی حاضری کا دن ہے، حجاج کرام 9 ذوالحجہ کو میدانِ عرفات میں حاضر ہوتے ہیں اور یہ دن بہت بڑی اہمیت کا حامل دن ہے، یہ رب کائنات کی رحمتوں اور برکتوں کی برسات کا دن ہے، جس دن پوری کائنات کے چپے چپے سے مختلف رنگوں، مختلف زبانوں، مختلف مزاج اور تہذیب وتمدن کے لوگ دنیاوی ہر سہولت وآرام کو خیر آباد کہہ کر دنیائے کائنات کی ہر چیز سے اپنا تعلق توڑ کر اَن سلے کپڑے زیب تن کیے ہوئے کفن جیسے لباس میں میدانِ عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔ یومِ عرفہ ایسا دن ہے جس دن لاکھوں کی تعداد میں انسانوں کا ایک سمندر اپنے خالق ومالک رب ذوالجلال والاکرام کے حضور اپنی زندگی کی خطاؤں کو لے کر آنسو بہاتے ہیں، اپنے اللہ سے اپنے گناہوں پر نادم وشرمندہ ہوتے ہیں کہ ہمارا خالق ومالک ہمیں معاف فرما کر جہنم سے آزاد کر دے اور اپنی جنتوں کا مہمان بنا لے۔

اور یقیناً یہ وہ دن ہے جس دن کی خصوصیت یہ ہے کہ اس دن اللہ اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں، جیسا کہ نبی کل کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبْدًا - وَفِي رِوَايَةٍ أَوْ أَمَةً - مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُو، ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ؟» [1]

---

[1] صحیح مسلم: 1348

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن بندوں کو آگ سے آزاد نہیں کرتا اور پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے قریب ہوتے ہیں، پھر ان کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں''۔

اسی طرح ایک دوسری روایت کے الفاظ امام بغوی رحمہ اللہ نے شرح السنہ میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بیان فرمائے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ إِنَّ اللهَ يَنْزِلُ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِهِمِ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي فَيَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي أَتَوْنِي شُعْثًا غُبْرًا ضَاحِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ» فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يَرْهَقُ، وَفُلَانٌ وَفُلَانَةٌ، قَالَ: يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ»، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عَتِيقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ»۔[1]

''عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر اترتے ہیں اور عرفات میں وقوف کرنے والوں کے ساتھ فرشتوں پر اظہار فخر کرتے ہیں، اللہ فرماتے ہیں: میرے بندوں کی جانب دیکھو وہ میرے پاس آئے ہیں ان کے بال پراگندہ ہیں، ان کے جسم آلودہ ہیں، وہ بلند آواز کے ساتھ لبیک لبیک پکارتے ہوئے دور دراز دشوار گزار گھاٹیوں سے آئے ہیں، میرے فرشتو! میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو معاف کر دیا ہے، پھر فرشتے سوال کرتے ہیں اے پروردگار! فلاں آدمی تو محرمات کا ارتکاب کرتا تھا اور فلاں عورت بھی ایسی ہی

[1] مشکوۃ المصابیح: 2601

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تھی، اللہ فرماتے ہیں: میں نے انھیں معاف کر دیا ہے اور کائنات کے امام جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں عرفہ کے دن سے زیادہ لوگوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کیا جاتا ہو‘‘۔

اس لیے عزیز قارئین! اگر اللہ تعالیٰ نے وسعت اور طاقت عطا فرمائی ہے تو پھر ضرور حج بیت اللہ کا قصد اور ارادہ کیجیے، کیونکہ حج کے اس پورے نظام کے اندر ہی بندوں کے لیے گناہوں کی معافی کے اعلانات اور خاص طور پر عرفہ کا دن تو بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ بندوں کو جہنم سے آزادی کے پروانے تھماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ خالق و مالک ہمیں بیت اللہ کے حج کی سعادت نصیب فرمائے، تاکہ ہم بھی اس میدانِ عرفات میں حاضر ہو کر اپنے اللہ کی جہنم سے بچاؤ کا کچھ سامان لے سکیں، آمین ثم آمین، یارب العالمین۔

......❋......

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تئیسواں سبب:

چاشت یا اشراق کے نوافل ادا کرنا

اللہ کی جہنم سے بچاؤ کے اسباب میں سے تئیسواں سبب چاشت کی نماز کے نوافل ادا کرنا ہے، یہ نوافل رب کریم کے نزدیک اس قدر محبوب ہیں کہ رب تعالیٰ پڑھنے والے کو جہنم کی آگ سے نجات اور چھٹکارا عطا فرما دیتے ہیں، مسند احمد کی روایت ہے سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَأَنْ أَقْعُدَ أَذْكُرُ اللهَ وَأُكَبِّرُهُ وَأَحْمَدُهُ وَأُسَبِّحُهُ وَأُهَلِّلُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ رَقَبَتَيْنِ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ». [1]

”میں بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہوں اللہ اکبر کہوں، الحمد للہ، سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ کہوں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے یہ عمل مجھے اس چیز سے بھی زیادہ محبوب اور اچھا لگتا ہے کہ میں اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے دو یا دو سے زیادہ غلاموں کو آزاد کردوں“۔

اور اسی طرح سنن أبي داود کی روایت ہے سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللهَ تَعَالَى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ، مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ

[1] مسند احمد: 21170، صحیح ترغیب: 466

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

إِسْمَاعِيلَ»۔ [1]

”میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھا رہوں جو فجر سے لے کر سورج طلوع ہونے تک بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں، یہ عمل مجھے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے“۔

جہاں یہ نماز جہنم سے آزادی کا ذریعہ ہے وہاں ایک اس کا فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ حج اور عمرے کا اجر اور ثواب عطا فرماتے ہیں، جیسا کہ جامع ترمذی کی روایت ہے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی کریم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ». قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ»۔ [2]

”جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی، پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا حتی کہ سورج طلوع ہو گیا، پھر دو رکعتیں ادا کیں، اس کے لیے ایک حج اور عمرے کا اجر اور ثواب ملے گا، راوی کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: اللہ کامل حج اور عمرے کا ثواب عطا فرما دیتے ہیں“۔

......*......

[1] سنن أبي داود، كتاب العلم، باب في القصص: 3667

[2] جامع ترمذی، أبواب السفر، باب ذكر ما يستحب من الجلوس في المسجد: 586

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ایک ضروری وضاحت

اب ہم ان اعمال کا تذکرہ کرنے جا رہے ہیں جن اعمال کے کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک غلام یا بعض ایسے اعمال ہیں جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کئی غلاموں کو آزاد کرنے کا اجر اور ثواب عطا فرما دیتے ہیں۔

کیونکہ غلام آزاد کرنا بھی بہت بڑا عمل ہے اور اصحاب نبوی اس عمل کو بڑے بڑے اعمال کے ساتھ برابر رکھتے اور اس کی اہمیت کو بہت زیادہ اجاگر کرتے تھے، جیسا کہ حدیث ہے نبی کل کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ فقراء ومہاجرین آئے اور آ کر بڑی ہی پریشانی اور دکھ کا اظہار کیا اور وہ پریشانی کیا تھی عرض کرنے لگے، محبوب:

أَنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ أَتَوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى، وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ، فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوْا: يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ؟ وَلَا يَكُوْنُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ» قَالُوْا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: «تُسَبِّحُوْنَ، وَتُكَبِّرُوْنَ، وَتَحْمَدُوْنَ، دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ مَرَّةً»۔ [1]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ: 595

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”فقراء مہاجرین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ مالدار لوگ اعلیٰ درجہ اور ہمیشہ کی نعمتوں میں چلے گئے آپ ﷺ نے فرمایا وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا کہ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جس طرح کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور وہ بھی روزہ رکھتے ہیں جس طرح کہ ہم روزہ رکھتے ہیں اور وہ صدقہ نکالتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں دے سکتے، وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم غلام آزاد نہیں کر سکتے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں کوئی ایسی چیز نہ سکھاؤں کہ جو تم سے سبقت لے گئے ہیں تم انہیں پالو اور اپنے بعد والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور کوئی تم سے افضل نہ ہو سوائے اس کے کہ جو تمہارے جیسے کام کرے، انہوں نے عرض کیا کہ ہاں اے اللہ کے رسول! فرمائیے! آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھا کرو“۔

تو اس حدیث مبارکہ میں فقراء مہاجرین نے اہل اموال لوگوں کے اچھے اعمال کا تذکرہ کیا ہے نماز کا تذکرہ کیا ہے روزہ کا تذکرہ کیا ہے، اسی طرح وہاں انھوں نے ان کی ایک امتیازی حیثیت کا تذکرہ کیا ہے اور وہ غلاموں کو آزاد کرنا ہے۔

پچھلے صفحات میں ہم تذکرہ کر چکے ہیں کہ غلام کو آزاد کرنا کتنا بڑا عمل اللہ کے ہاں شمار ہوتا ہے کہ اللہ آزاد کرنے والے کے پورے جسم کو غلام کے جسم کے بدلے میں جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں۔

لیکن آج ہمارے اس دور اور زمانے میں یہ سلسلہ منقطع اور ختم ہی ہو چکا ہے، غلامی کا تصور ہی نہیں رہا، آج ہم یہ اجر کیسے اپنے دامنوں میں سمیٹ سکتے ہیں تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ سلسلہ منقطع ہوا ہے، لیکن اللہ کا فضل تو ختم نہیں ہو گیا، کائنات کے امام ہادی برحق جناب محمد کریم ﷺ نے ہمیں کچھ اعمال صالحہ بتلائے ہیں، آج کئی سو برس گزر

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جانے کے بعد بھی ہم وہ اعمال کریں تو رب کائنات ہمیں بھی غلام آزاد کرنے کا اجر اور ثواب عطا فرما دیں گے، اس لیے ذیل میں ہم وہ عمل نقل کر رہے ہیں جن کا اجر گردن آزاد کرنے کے برابر اور گردن آزاد کرنے کا اجر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آزاد کرنے والے کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دیتے ہیں۔

تو جب کوئی آدمی یہ عمل کرے گا تو گویا اللہ نے اس کو جہنم سے آزاد کر دیا ہے، اس لیے ہم ان اعمال کو بھی جہنم سے بچاؤ کے اسباب میں شامل کر رہے ہیں۔

......*......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چوبیسواں سبب:

فجر کے بعد سے لے کر سورج طلوع ہونے تک اور عصر سے مغرب تک سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ پڑھنا

جہنم سے آزادی اور بچاؤ کا چوبیسواں سبب مذکورہ کلمات کو فجر سے لے کر طلوع شمس تک پڑھنا اور عصر کے بعد بیٹھ کر مغرب تک پڑھنا ایسا جلیل القدر عمل ہے کہ اس کے پڑھنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو آتش جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں، جیسا کہ سلسلہ صحیحہ کی روایت ہے جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللهَ تَعَالَى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ، مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى، أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً»۔ ①

"میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھا رہوں جو فجر سے لے کر سورج طلوع ہونے تک بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں، یہ عمل مجھے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے اور اسی طرح اس قوم کے ساتھ بیٹھا رہوں جو عصر کی نماز سے لے کر مغرب تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں، مجھے یہ عمل اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلاموں کو آزاد کرنے سے بھی زیادہ محبوب اور پیارا لگتا ہے۔"

www.kitabosunnat.com

① سنن أبي داود، كتاب العلم، باب في القصص: 3667

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس روایت میں مطلق طور پر ذکر کرنے کا تذکرہ کیا گیا ہے کوئی مخصوص الفاظ نہیں بتلائے گئے، لیکن مسند احمد کی روایت میں مذکورہ بالا الفاظ کی صراحت ووضاحت کی گئی ہے کہ اس دورانیے میں کون سے الفاظ پڑھنے ہیں، حدیث نبوی ملاحظہ فرمائیے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

«لَأَنْ أَقْعُدَ أَذْكُرُ اللهَ وَأُكَبِّرُهُ وَأَحْمَدُهُ وَأُسَبِّحُهُ وَأُهَلِّلُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ رَقَبَتَيْنِ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَمِنْ بَعْدِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ».[1]

"میں بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہوں اللہ اکبر کہوں، الحمد للہ، سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ کہوں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے یہ عمل مجھے اس چیز سے بھی زیادہ محبوب اور اچھا لگتا ہے کہ میں اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے دو یا دو سے زیادہ غلاموں کو آزاد کر دوں اور اسی طرح عصر سے لے کر مغرب تک یہ ذکر کروں تو یہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلاموں کو آزاد کرنے سے بھی مجھے زیادہ پسندیدہ ہے"۔

نبی کائنات ﷺ کے اس فرمان کے مطابق جو شخص بھی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے غلام کو آزاد کرانے کے برابر اجر اور ثواب عطا فرمائے گا اور یہ اجر تو بہت بلند اور رفیع القدر ہے، ادنیٰ سے غلام کو آزاد کروانے کا اجر اور ثواب اللہ تعالیٰ نے جہنم سے آزادی رکھا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حدیث رسول ﷺ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یا رب العالمین۔

---

[1] مسند احمد:22194

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پچیسواں سبب:

فجر کے بعد باقاعدگی سے یہ ذکر کرنا

اللہ تعالیٰ کی بھڑکتی ہوئی جہنم سے آزادی اور بچاؤ کا پچیسواں سبب ذیل میں درج کیا جانے والا عظیم ذکر ہے جو شخص اس ذکر پر باقاعدگی اختیار کرتا ہے اور ہر روز فجر کے بعد پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کو ایک گردن آزاد کرنے کا اجر اور ثواب عطا فرماتے ہیں اور ایک غلام کو آزاد کرنے کا اجر جہنم سے کلی طور پر آزادی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ دُبُرَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَهُ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ قَالَهَا مِنْهُنَّ حَسَنَةٌ وَمُحِيَ عَنْهُ سَيِّئَةٌ وَرُفِعَ بِهَا دَرَجَةٌ وَكَانَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ قَالَهَا عِتْقُ رَقَبَةٍ وَكَانَ يَوْمُهُ ذٰلِكَ حِرْزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحُرِسَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشِّرْكُ بِاللّٰهِ»۔ [1]

”جس شخص نے فجر کی نماز کے بعد تشہد کی حالت میں بیٹھے گفتگو کرنے سے پہلے یہ کلمات لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ دس مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر مرتبہ یہ کلمات پڑھنے کے ساتھ اس کے نامہ

---

[1] سنن الكبرى للامام النسائي: 9955، صحيح الترغيب: 479

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اعمال میں ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک گناہ مٹا دیتے ہیں اور ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور ان کلمات کو ہر مرتبہ پڑھنے کی وجہ سے ایک غلام آزاد کرنے کا اجر اور ثواب لکھ دیتے ہیں اور اس کا وہ دن ہر مکروہ چیز سے محفوظ ہو جاتا ہے اور وہ بندہ شیطان سے بچا لیا جاتا ہے اور اس دن کوئی گناہ اس کا ادراک نہیں کر سکتا سوائے اللہ کے ساتھ شریک کرنے کے"۔

اور دوسری روایت کے الفاظ اس طرح ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

«وَكُنَّ لَهُ بِعَدْلِ عِتْقِ رَقَبَتَيْنِ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ»۔[1]

"جو شخص ان کلمات کو دس مرتبہ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے دو غلام آزاد کرنے کے برابر اجر وثواب عطا کرتے ہیں"۔

عزیز قارئین! مذکورہ بالا فرمان نبوی ﷺ جو کہ بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور اس کا فضل ہے چھوٹا سا وظیفہ ہے جس پر کوئی گھنٹوں وقت درکار نہیں، بہت تھوڑے وقت میں بہت سارے فوائد انسان اپنے دامن میں سمو لیتا ہے۔

لیکن بدقسمتی سے آج ہمارے مزاج یہ بن چکے ہیں کہ روزانہ بلاناغہ اخبار پڑھنا، طرح طرح کے جرائد پڑھنا، طرح طرح کی سٹوریاں، ناول، پھر ٹی وی، کیبل پر طرح طرح کے ڈرامے دیکھنا اور خبریں سننا، سیاسی معاملات پر نظر رکھنا، اس پر جتنا بھی وقت صرف ہو جائے ہمیں محسوس تک نہیں ہوتا، لیکن ذکر اذکار، تعلیم کتاب وحکمت سے آراستہ ہونا، قرآن کا ترجمہ اس کے معانی، مطلب اور مفاہیم کو سمجھنا، اذکار نبویہ اور صبح وشام کے اذکار کو پڑھنا اور پھر یاد رکھنا یہ ہمارے اوپر بڑا ہی گراں ہوتا چلا جا رہا ہے، ان کاموں کے لیے، دینی فرائض کی ادائیگی کے لیے ہمارے پاس وقت ہی نہیں رہتا، ہماری ساری کی ساری مصروفیت دینی امور کے مدمقابل آ جاتی ہے۔

---

[1] سلسلہ صحیحہ:113

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس لیے آیئے ان اذکار نافعہ کو اپنا مشغلہ بنایئے اور جہنم کی آگ سے اپنے آپ اور اپنے اعزہ اقارب، دوست واحباب، اولاد، بیوی اور بچوں کو اس سے محفوظ کیجیے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہنم سے آزاد فرمائے، آمین یارب العالمین۔

......*......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھبیسواں سبب:

سورج طلوع ہونے سے پہلے سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا

بندوں کو ستا دینے اور رُلا دینے والی اللہ کی جہنم سے آزادی کا چھبیسواں سبب سورج نکلنے سے پہلے سو مرتبہ اللہ اکبر کے کلمات کو ادا کرنا ہے جو شخص اس وقت میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے سو غلام کو آزاد کرنے کا اجر اور ثواب عطا فرما دیتے ہیں، اور ایک غلام کو آزاد کرنے کا اجر صرف اور صرف اللہ کی جہنم سے آزادی ہے، جیسا کہ نبی محترم جناب محمد کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا كَانَ أَفْضَلَ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا كَانَ أَفْضَلَ مِنْ مِائَةِ فَرَسٍ يُحْمَلُ عَلَيْهَا وَمَنْ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا كَانَ أَفْضَلَ مِنْ عِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا لَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مَنْ قَالَ قَوْلَهُ أَوْ زَادَ»۔ ①

”جس شخص نے سورج کے طلوع ہونے سے پہلے سو مرتبہ اور غروب ہونے

① سنن نسائی کبری، کتاب عمل الیوم واللیلۃ: 10684، صحیح ترغیب: 658، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے سو مرتبہ سبحان اللہ کہا اس کا یہ عمل ایک سو اونٹ کی قربانی کرنے والے سے زیادہ افضل اور اعلیٰ ہے۔ اور جس نے سورج کے طلوع ہونے سے پہلے سو مرتبہ اور غروب ہونے سے پہلے سو مرتبہ الحمد للہ کہا اس کا یہ عمل ایک سو گھوڑے اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دینے سے بھی زیادہ افضل و اعلیٰ ہے۔ اور جس شخص نے سورج کے طلوع ہونے سے پہلے سو مرتبہ اور غروب ہونے سے پہلے سو مرتبہ اللہ اکبر کہا اس کا یہ عمل ایک سو غلام کو آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے اور جس شخص نے سورج کے طلوع ہونے سے پہلے سو مرتبہ اور غروب ہونے سے پہلے سو مرتبہ یہ کلمات کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ قیامت کے دن کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جس کا عمل اس کے عمل سے افضل ہو سوائے اس کے جس نے اس کے برابر پڑھا یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا"۔

اس حدیث نبوی میں اور بھی بڑے سارے فوائد کا تذکرہ کیا گیا ہے اور ان فوائد کے ساتھ ایک فائدہ یہ ہے کہ اس پر عمل کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ ایک سو غلام آزاد کرنے کا اجر اور ثواب عطا فرما دیتے ہیں۔

جب کہ ایک گردن کو آزاد کرنے والے کی گردن کو اللہ جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں اور جس کو سو غلام آزاد کرنے کا اجر اور ثواب مل رہا ہو اس کے اجر اور ثواب اور اپنے رب کے ساتھ قربت کا کیا اندازہ لگا سکتے ہیں، صرف اتنے سے الفاظ ادا کرنے سے اللہ اتنے بڑے اجر اور ثواب کا وعدہ فرما رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور التجا ہے کہ رب تعالیٰ ہمیں اس حدیث پر عمل کرنے اور مذکورہ آپ کی زبان نبوت سے نکلا ہوا اجر سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین ثم آمین۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ستائیسواں سبب:

سبحان اللہ، الحمد للہ سو سو مرتبہ پڑھنا

جہنم سے محفوظ رہنے اور اس کے چمٹ جانے والے عذابوں سے بچاؤ کے لیے ستائیسواں سبب سو مرتبہ الحمد للہ کہنا اور سو مرتبہ سبحان اللہ کہنا ہے، جیسا کہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

«مَرَّ بِيْ ذَاتَ يَوْمٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: إِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ، أَوْ كَمَا قَالَتْ، فَمُرْنِيْ بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ وَأَنَا جَالِسَةٌ، قَالَ: «سَبِّحِي اللّٰهَ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ، فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ رَقَبَةٍ تُعْتِقِيْنَهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَاحْمَدِي اللّٰهَ مِائَةَ تَحْمِيْدَةٍ، فإنها تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ، تَحْمِلِيْنَ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَكَبِّرِي اللّٰهَ مِائَةَ تَكْبِيْرَةٍ، فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ، وَهَلِّلِي اللّٰهَ مِائَةَ تَهْلِيْلَةٍ، قَالَ ابْنُ خَلَفٍ: أَحْسِبُهُ قَالَ، تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَلَا يُرْفَعُ يَوْمَئِذٍ لِأَحَدٍ مِثْلُ عَمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بِمِثْلِ مَا أَتَيْتِ بِهِ»۔[1]

"نبی کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ ایک دن میرے پاس سے گزرے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں بوڑھی بھی ہو گئی ہوں اور کمزور بھی، مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیں جس پر میں بیٹھے ہوئے ہی عمل کرتی رہا کروں، تو

[1] مسند احمد: 26956، صحیح ترغیب: 1553

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: سو مرتبہ سبحان اللہ کہا کر، اللہ تجھے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک سو غلام آزاد کرنے کے برابر اجر اور ثواب عطا کرے گا اور سو مرتبہ الحمد للہ کہا کر، اللہ تعالیٰ تجھے سو گھوڑا فی سبیل اللہ مجاہدین کی سواری کے لیے دینے کے برابر اجر اور ثواب عطا فرمائے گا، سو مرتبہ اللہ اکبر کہا کر، اللہ تعالیٰ تجھے ایک سو اونٹ کی مقبول قربانی کا اجر اور ثواب عطا فرمائیں گے اور سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھا کر، یہ کلمات زمین و آسمان کے درمیان جتنا خلال ہے وہ سارا بھر دیں گے اور اس دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس سے بڑھ کر کسی کا عمل بھی اللہ کے دربار میں پیش نہیں کیا جائے گا، سوائے اس آدمی کے جو آپ کی طرح یہ عمل کرے"۔

اور ابن ابی دنیا کی روایت میں ہے:

رسول اللہ ﷺ نے گردن آزاد کرنے کا اجر اور ثواب الحمد لہ میں اور سو گھوڑے کا اجر سبحان اللہ میں بیان فرمایا ہے۔

اور اس میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں:

«هَلِّلِي مِائَةَ تَهْلِيلَةً لَا تَذَرُ ذَنْبًا وَلَا يَسْبِقُهَا عَمَلٌ»۔

"سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہو اور یہ الفاظ اتنے قیمتی ہیں ان کو پڑھنے سے کوئی گناہ بھی باقی نہیں رہے گا اور نہ ہی کوئی ایسا عمل ہے جو اس سے افضل واعلیٰ اور بڑھ کر ہو"۔

......*......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اٹھائیسواں سبب:

دن رات کثرت کے ساتھ یہ ذکر کرنا

جہنم کی آگ سے آزادی کا انوکھا اور نرالا اٹھائیسواں سبب مندرجہ بالا دعا کو دن رات کثرت کے ساتھ پڑھنا ہے، جو شخص ان الفاظ کو دس مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کو سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے غلام کو آزاد کرنے کے برابر اجر اور ثواب عطا کرتے ہیں اور وہ اجر اور ثواب یہ ہے کہ اللہ اس غلام کے ہر ہر عضو کے بدلے اس کے آزاد کرنے والے کے تمام اعضاء کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں، جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث ہے، نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ»۔ [1]

”جس شخص نے دس مرتبہ کہا: اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کی حمد اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے، اسے اللہ تعالیٰ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنے کا اجر و ثواب عطا فرماتے ہیں“۔

اور صحیح مسلم کی روایت کے الفاظ ہیں جس شخص نے یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے:

«كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ»۔ [2]

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التہلیل: 6041

[2] صحیح مسلم، کتاب العلم، باب فضل التہلیل: 2693

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

''وہ شخص ایسے ہے جیسے اس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کیے ہیں''۔

اور اسی طرح تیسری حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں:

«مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلًا عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ»۔ ①

''جس شخص نے سو مرتبہ یہ کلمات کہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللہ تعالیٰ اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر اور ثواب عطا فرما دیتے ہیں اور اس کے نامہ اعمال میں سو نیکی لکھ دی جاتی ہے، سو گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور یہ کلمات سارا دن بندے کے لیے شیطان سے بچاؤ کا بہترین ذریعہ بن جاتے ہیں حتی کہ بندہ شام کر لیتا ہے اور اس سے افضل عمل کسی کا نہیں ہوتا، سوائے اس آدمی کے جو ان کلمات کو اس سے زیادہ مرتبہ پڑھتا ہے''۔

اس لیے عزیز قارئین! اپنی زندگی میں جتنا اس ذکر الٰہی کو زیادہ کریں گے اتنا ہی ہر دس پر ایک گردن آزاد کروانے کا اجر و ثواب عطا فرمائیں گے اور اسی طرح ہر سو پر دس غلام آزاد کرنے کا اجر اور یہ فیض الٰہی ہے جتنا آپ ذکر زیادہ کریں گے اتنا ہی اللہ اجر بھی بڑھاتے جائیں گے، اب آپ کی مرضی ہے کہ آپ ایک دن میں کتنے غلاموں کو آزاد کرنے کا اپنے خالق و مالک سے اجر حاصل کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں رب کائنات آپ کو اپنی جہنم سے آزاد فرما دیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

① صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التہلیل: 6040

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انتیسواں سبب:

بیت اللہ کا طواف کر کے دو رکعتیں ادا کرنا

جہنم سے آزادی کا چوبیسواں سبب قارئین کے لیے ضبط تحریر میں لا رہے ہیں اور وہ ہے بیت اللہ الحرام کا طواف یعنی سات چکر لگا کر بعد میں دو رکعت نماز ادا کرنا، جس کے عوض اللہ تعالیٰ بندے کو ایک غلام آزاد کرنے کا اجر وثواب عطا کر دیتے ہیں اور ایک غلام کو آزاد کرنے والے شخص کو اللہ جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں، جیسا کہ سنن ترمذی کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ». ①

”جس نے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے اور دو رکعتیں ادا کیں، اللہ اسے ایک گردن آزاد کرنے کے برابر اجر اور ثواب عطا فرماتے ہیں“۔

اور اسی طرح سنن ترمذی کی روایت ہے اس کے الفاظ یوں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ أُسْبُوعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ» وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرٰى إِلَّا حَطَّ اللهُ عَنْهُ خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً». ②

”جس شخص نے بیت اللہ کے سات چکر شمار کیے، اسے اللہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب عطا فرماتے ہیں اور ہر قدم پر اللہ گناہ معاف کرتے

① سنن ابن ماجہ: 2956

② سنن ترمذی: 959

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور نیکی لکھ دیتے ہیں“۔

اور معجم طبرانی کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوعًا لَا يَلْغُوا فِيهِ كَانَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ يُعْتِقُهَا»۔ [1]

”جس شخص نے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے سات چکر لگائے اور اس کے درمیان کوئی لغو اور فضول کام نہیں کیا اس کو ایک گردن آزاد کرنے کے برابر اجر ملتا ہے“۔

ان ساری کی ساری روایات میں گردن کو آزاد کرنے کا اجر بیان کیا گیا ہے، جب یہ عمل کریں گے تو اللہ ان شاء اللہ ہماری گردنوں کو ضرور جہنم سے آزاد فرمادیں گے۔

ہم اپنے خالق و مالک رب کائنات سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پے در پے حج اور عمرے کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بیت اللہ کی زیارت سے محروم نہ فرمائے۔

میرے عزیز بھائی! حج اور عمرے کا عزم مصمم کیجیے اور بیت اللہ کی زیارت اور طواف کی مضبوط نیت کریں اور اگر زندگی میں یہ موقعہ نہ بھی مل سکا تو اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ نیت کا ضرور اجر اور ثواب عطا فرمائیں گے، جیسا کہ نبی کل کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک غزوہ سے پیچھے رہ جانے والوں کے لیے فرمایا:

«إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ»۔ [2]

”مدینہ طیبہ کی سرزمین پر کچھ لوگ ایسے ہیں جو ہم سے پیچھے رہ گئے ہیں کسی

---

[1] طبرانی کبیر:13474،صحیح ترغیب:1140

[2] صحیح بخاری:2684

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

گھاٹی اور کسی وادی میں وہ ہمارے ساتھ نہیں چلے لیکن اجر اور ثواب کے لحاظ سے وہ اپنی نیت کی وجہ سے ہمارے ساتھ ہیں، کیونکہ ان کو عذر نے روک لیا ہے''۔

نبی کائنات ﷺ کے اس فرمان کے مطابق معقول عذر کی بنیاد پر غزوہ سے پیچھے رہنے والوں کی نیت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ان کو جہاد میں شریک ہونے والوں کے برابر اجر اور ثواب سے نواز دیا ہے، جب کہ انھوں نے جہاد کیا نہیں تھا، اس لیے آدمی کی نیت اس کے عمل سے بھی زیادہ بہتر ہوتی ہے اور اسی طرح خاص طور پر نا امیدی سے اپنے آپ کو بچا کر رکھیے اور مت کہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں بیت اللہ الحرام کی زیارت کر سکوں گا، اللہ کی قسم! ہمارا خالق و مالک دنیاوی ہر طرح کے اسباب و ذرائع سے منزہ اور بے نیاز ہے وہ چاہے تو اپنے فقیر و نادار بے بس لاچار کم ہمت بندوں کو بار بار بیت اللہ کی حاضری نصیب فرما دے اور نہ چاہے تو ارب پتی لوگ ایسے ہیں جو پوری زندگی بیت اللہ کی زیارت نہ کر سکے، اس لیے نا امید نہیں ہونا اللہ کا فضل بہت وسیع ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں بیت اللہ کی زیارت حج و عمرے نصیب فرمائے، اور ساتھ ساتھ ہمارا خالق و مالک ہمیں جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ سے محفوظ فرما کر جنت کے اعلیٰ بالا خانوں میں جگہ نصیب فرمائے، آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیسواں سبب:

مسکینوں کو کھانا کھلانا

جہنم سے بچاؤ کا تیسواں سبب مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، کیونکہ ظہار کے کفارہ میں جس کے پاس گردن آزاد کرنے کی سکت اور طاقت نہ ہو تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ مسکینوں کو کھانا کھلائے، اللہ تعالیٰ نے مسکینوں کو کھانا کھلانا گردن اور غلام آزاد کرنے کی جگہ پر رکھ دیا ہے اور غلام کو آزاد کرنے سے اللہ جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں۔

اور اسی طرح قسم کے کفارہ میں بھی مسکینوں کو کھانا کھلانا اور کپڑے پہنانے کو غلام آزاد کرنے کی جگہ پر رکھ دیا ہے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ ۖ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٨٩﴾﴾ [1]

”اللہ تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا لیکن پختہ قسموں پر (جن کے خلاف کرو گے) مواخذہ کرے گا تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جس کو میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے یہ

[1] سورۃ المائدۃ:89

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھا لو (اور اسے توڑ دو) اور (تم کو) چاہئے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو اس طرح خدا تمہارے (سمجھانے کے) لیے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو“

اور بعض اسرائیلی روایات میں آتا ہے کہ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ رب العزت سے دریافت کیا اے میرے رب!

«فَمَا جَزَآءُ مَنْ أَطْعَمَ مِسْكِينًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِكَ»۔

”جس شخص نے تیری رضامندی اور خوشنودی کے حصول کے لیے کسی مسکین کو کھانا کھلایا اس کی جزا اور ثواب کیا ہوگا؟“۔

تو رب کائنات نے فرمایا: اے میرے موسیٰ! قیامت کا دن ہوگا، نفسا نفسی کا عالم، کائنات کے باسی پریشانی اور غم کے عالم میں ڈوبے ہوئے ہوں گے تو عین اس وقت میں آواز لگانے والے کو حکم کروں گا کہ تمام تر مخلوق کے سامنے اعلان کر دے کہ فلاں آدمی کا فلاں بیٹا آج اللہ تعالیٰ نے اس کو جہنم سے آزاد کر دیا ہے اور وہ آزادی صرف اور صرف مسکین کو کھانا کھلانے کی وجہ سے ہوگی۔[1]

اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ کھانا کھلانا اور خاص طور پر فقراء اور مساکین کو کھلانا دین اسلام میں اس کا بڑا ہی عظیم الشان مرتبہ ہے اور جو رب کائنات کے نزدیک افضل ترین اعمال صالحہ ہیں ان میں سے ایک عمل ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا:

«اَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ»۔[2]

---

[1] حلیة الأولیاء:19/6

[2] صحیح بخاری:12

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

''بہترین اسلام کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو لوگوں کو کھانا کھلا اور جسے تو جانتا ہے اسے بھی اور جسے نہیں جانتا اسے بھی سلام کہا کر''۔

اور اسی طرح آپ ﷺ سے سوال کیا گیا:

«اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِدْخَالُكَ السُّرُوْرَ عَلٰی مُؤْمِنٍ اَوْ شَبِعْتَ جُوْعَتَهٗ اَوْ كَسَوْتَهٗ عُرْيَهٗ اَوْ قَضَيْتَ لَهٗ حَاجَتَهٗ»۔①

''اعمال میں سے افضل ترین عمل کون سے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آپ کا کسی مسلمان کو خوشی اور سرور پہنچا دینا افضل عمل ہے۔ آپ کسی بھوکے کو کھانا کھلا دیتے ہیں، کسی ننگے کو کپڑے پہنا دیتے ہیں یا آپ کسی کی حاجت وضرورت کو پورا کر دیتے ہیں''۔

تو اس حدیث میں بھی کھانا کھلانا افضل ترین عمل ثابت ہو رہا ہے۔

اور سنن ترمذی کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَافْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ»۔②

''رحمان کی عبادت کرو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام کو عام کرو سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

اسی پر ہی بس نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی اعلیٰ سے اعلیٰ اور عمدہ ترین نعمتیں ان لوگوں کے ساتھ خاص کر دی ہیں جو لوگ کھانا کھلانے والے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

«اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا» قَالَ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لِمَنْ

---

①المعجم الاوسط:5081

②سنن ترمذی:1855

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَبَاتَ قَائِمًا۔ ①

’’یقیناً جنت میں ایسے خوبصورت بالا خانے ہیں جن کا ظاہر ان کے باطن سے اور باطن ان کے ظاہر سے نظر آ رہا ہوگا، تو ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ کن کے لیے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اچھی گفتگو کی، لوگوں کو کھانا کھلایا اور رات قیام میں گزاری جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں‘‘۔

اور کھانا کھلانے والے کو رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے افضل ترین بندہ قرار دیا ہے، جیسا کہ ترغیب کی حدیث ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

«خِيَارُكُمْ مَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ»۔ ②

’’تم میں سے بہترین اور افضل ترین وہ شخص ہے جو کھانا کھلاتا ہے‘‘۔

......*......

① مستدرك حاكم: 111/1، صحيح ترغيب: 946

② صحيح ترغيب: 948

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جہنم سے بچاؤ کے متعلق ضعیف احادیث

1۔ ما اختلط حبي بقلب عبد فاصبني الا حرم الله جسده على النار۔

”جس بندے کے دل میں میری محبت خلط ملط ہو جاتی ہے اور وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اس کے جسم کو اللہ نے جہنم کی آگ پر حرام کر دیا ہے“۔

حلیۃ الأولیا: 255/7، مسند الفردوس الدیلمی: 33/4، سلسلہ ضعیفہ: 4415

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے، کیونکہ اس کی سند میں اسماعیل بن یحیٰی راوی کذاب ہے۔

2۔ من ضحى طيبة بها نفسه محتسبا لأضحيته كانت له حجابا من النار۔

”جس شخص نے خوش دلی کے ساتھ قربانی کی اور اس قربانی میں اجر کی نیت کرتے ہوئے تو وہ قربانی بندے کے لیے جہنم سے پردہ بن جائے گی“۔

حضرت امام ہیثمی رحمہ اللہ نے اس روایت کو مجمع الزوائد: 17/4 میں ذکر کیا ہے حسن بن علی کی حدیث سے اور امام طبرانی نے معجم الکبیر میں نقل کیا ہے اس کی سند میں سلیمان بن عمرو نخعی ہے جو کہ 'کذاب' ہے اور حضرت امام ابن حبان فرماتے ہیں یہ اچھا آدمی تھا، لیکن احادیث گھڑا کرتا تھا۔

اس بنیاد پر حضرت امام البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے۔

سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ: 529

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

3۔ من صلي صلاة الغداة فجلس في مصلاه حتى تطلع الشمس كان له حجابا من النار أو سترا من النار۔

”جس نے فجر کی نماز ادا کی، پس اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہا حتی کہ سورج طلوع ہوا تو اس کا یہ عمل اس کے لیے آگ کے سامنے پردہ اور آڑ بن جائے گا“۔

اس روایت کو ابن عدی نے الکامل میں 173/1 پر خالد بن عمری سے نقل کیا ہے اور فرماتے ہیں: سفیان ثوری رحمہ اللہ سے خالد بن یزید العمری متفرد ہے۔

اور علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”عمری“ کو امام ابو حاتم اور یحیٰی بن معین نے کذاب قرار دیا ہے اور امام ابن حبان فرماتے ہیں یہ ”اثبات“ لوگوں سے موضوعات کو روایت کرتے ہیں۔

اور اس حدیث کو امام منذری رحمہ اللہ نے ترغیب 165/1 میں اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے حسن بن علی سے نقل فرمایا ہے۔

اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کے ضعف کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔

سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة: 5059

4۔ من اطعم اخاه المسلم شهوته حرمه الله على النار۔

”جس نے اپنے مسلمان بھائی کو اس کی چاہت کے مطابق کھانا کھلایا اس کو اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کر دیا ہے“۔

اس روایت کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے اور امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سند کے ساتھ یہ روایت منکر ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت کی علت یہ ہے کہ اس کی سند میں محمد بن عبدالسلام اور وہ ابن النعمان ہیں یہ وہ شخص ہے جو

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ کو حلال سمجھتا ہے۔

اور علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اس روایت کو اللآلئ المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعہ: 2/87 پر نقل کیا ہے۔

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔

5. من رابط فواق ناقة حرمه الله على النار.

''جس نے اونٹنی کے دودھ دھونے کے درمیانی وقفہ کے درمیان پہرہ دیا اللہ اس کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیتے ہیں''۔

اس روایت کو امام عقیلی نے صفحہ نمبر: 6 پر ضعفاء میں نقل کیا ہے، اور امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے، پھر امام عقیلی اس روایت کو صفحہ نمبر: 165 پر لائے ہیں سلیمان بن مرقاع کی سند سے اور سلیمان بن مرقاع منکر الحدیث ہے اور کسی نے اس کی متابعت بھی نہیں کی۔

6. من صلي اربع ركعات قبل العصر لم تمسه النار.

''جس نے عصر سے پہلے چار رکعات پڑھیں اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی''۔

امام عقیلی نے اس روایت کو ضعفاء میں نقل کیا ہے۔

اور اس کی سند میں حجاج بن نصیر راوی ضعیف ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

7. اربع من كن فيه حرمه الله على النار وعصمه من الشيطان من ملك نفسه حين يرغب وحين يرهب وحين يشتهي وحين يغضب.

''چار خصلتیں جس شخص میں موجود ہوں اللہ تعالیٰ نے اس کو آگ پر حرام کر دیا

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اسے شیطان سے محفوظ کر لیا ہے، وہ آدمی جو اپنے نفس پر قابو پا لے، عین اس وقت جب اس میں کسی چیز کی طرف رغبت ہو اور جب کسی چیز سے ڈرایا جائے اور جس وقت اسے کسی چیز کی چاہت ہو اور جب کسی چیز کے متعلق غصہ ہو''۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

سلسلہ ضعیفہ مختصرہ:2613

8۔ من اتخذ درعا كانت له سترا من النار يوم القيامة۔

''جس شخص نے زرع پکڑی (دشمن کے خلاف لڑتے ہوئے) تو یہ قیامت کے دن اس کے لیے ڈھال اور پردہ بن جائے گی''۔

اس روایت کو خطیب بغدادی نے نقل کیا ہے: 128/2

اور اس کی سند میں عبیداللہ بن ضرار ہے، حضرت امام ذہبی اس کے متعلق فرماتے ہیں اس کو بطور دلیل پیش نہیں کیا جائے گا۔

اور اس کا باپ ضرار وہ ابن عمر الملطی ہے جس کے متعلق امام ذہبی فرماتے ہیں مغنی میں کہ وہ متروک الحدیث ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت سخت منکر ہے۔

سلسلہ ضعیفہ:565

9۔ من قبل بين عيني امه كان له سترا من النار۔

''جس شخص نے اپنی والدہ کے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو یہ عمل اس کے لیے جہنم کے سامنے آڑ بن جائے گا''۔

اس روایت کو ابن عدی نے الکامل 102/2 میں نقل کیا ہے۔

اور امام ابن عدی فرماتے ہیں یہ روایت سنداً اور متناً منکر ہے، اس کی سند میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عبدالعزیز بن ابی رواد درست آدمی نہیں ہے۔

اور ابو مقاتل راوی بھی ایسا نہیں کہ جس پر اعتماد کیا جا سکے، اور امام ابن مہدی نے اسے کذاب قرار دیا ہے۔

اور ابن الجوزی نے اسے اپنی موضوعات میں ذکر کیا ہے: 860/3

اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔

سلسلہ احادیث الضعفة: 1246

10۔ من صلي قبل الظهر اربعا كان كعدل رقبة من بني اسماعيل۔

"جس شخص نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا کیں اس کو اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر اجر اور ثواب ملتا ہے"۔

ضعیف جامع الصغیر: 5674

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

الحمد لله الذى بمنه وكرمه وفضله تتم الصالحات۔

www.kitabosunnat.com

كتبه:

ابو العباد حافظ عبد الرزاق اظہر

بتاریخ: 22 شعبان المعظم 1437 ھجری

بوقت بعد الظہر متصلاً

المكتبة الرحمانية
99-جے ماڈل ٹاؤن-لاہور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

جہنم

سے بچاؤ کے اسباب

ناشر:
دارالخلود
لائن پار محلہ سلامت پورہ، کاموںکی ضلع گوجرانوالہ
0333-8257302 0345-7333521